

سرگوشی حبیب علیہ السلام

شوکتِ رضا شوکت

نصرتِ شہیدانِ گیلکِ محمدا  
پوسٹ بکس نمبر ۴۳۔ ملتان

## انتساب

مرے شعور کو مہسینز کر دیا جس نے  
بصد خلوص میں اُس کو سلام کرتا ہوں  
مرے قلم کا اُجالا ہے جس شہید کا خول  
کتاب کو اُسی نصرت کے نام کرتا ہوں

نصرت شہید لاگیدہ جی  
پوسٹ بکس نمبر ۴۳ ملتان

ضابطہ ۰ جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

نام کتاب سرگوشی جبریل  
مُشاوَرَت سید ابرار حسین کاظمی  
مُرتب محسن رضا حیدری  
امتمام شاکر حسین شاکر  
پروف ریڈنگ ابن صادق مزارمی  
خوش نویس خلیل الرحمن چشتی  
تزئین کار محمد راشد سیال  
سرورق علی اعجاز لطیفی  
اشاعت ۱۲۰۰ بکارہ سو  
تاریخ اشاعت مکتبہ ۱۹۹۹ء  
مطبوع نوہار پریس ملتان  
قیمت ۲۰۰ / روپے

تقسیم کار

کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان - فون: ۵۱۰۳۳۳  
افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور  
عامدار معفری بک ڈپو - امام بارگاہ شہداء کوہ پورہ انجولی کراچی

# آئینہ صفحات

39	بیان و قرآن	9	لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ
40	اسم علیؑ، محل مشکلات	11	تقریظِ خطیظ
41	فضیلتِ محبت	14	پیشِ نَفَظ
42	ذکرِ علیؑ	17	قرطاسِ سپاس
43	معرفت	22	حمد
44	تخلیقِ نار	25	سایہ
45	نعمتِ عظمیٰ	27	اسمِ پاک
46	یا علیؑ مدد	29	حقیقت
47	نجات دہندہ	30	میسلم، اطاعت
48	تکلم	31	اعزاز
49	حاضر و ناظر	32	وجہِ عداوت، ابوطالبؑ
50	عبادت	33	لمحہٴ فکریہ
51	شرط، منصبِ علیؑ	34	عقیدہ اور عقیدہ
52	بندگی	35	سرمایہ
53	خراجِ عشق، باتیں	36	فروغِ دین، عبادِ رسولؐ
54	مثالِ نادر	37	قرض
55	دعوتِ خیر	38	کعبہ و نجف، جدارِ کعبہ

چودہ کی شمارِ ارزشِ فردوسِ بریں ہے  
 حسانِ کوفہٴ زمانِ شہِ عرشِ شیں ہے  
 جو ہم پڑھے جاتیں وہ اشعار کہاں ہیں  
 لاریب وہ ”سرگوشی جبریلؑ“ ایسے ہے

149	دو چر سکون، ثمرہ دلار	138	انکار امامت
152	بے کسی، آنسو	139	حیات دائمی، تمنا
153	غربت، انتہائے ستم	140	عالم نزع
154	شدت کرب، معراج صبر	143	دیدار علیؑ
155	حق گریہ، احساس غم	145	لذت دلار
156	استقامت، خون بے شیر	146	جواز
157	تبسم، زورِ عزاز	147	احترام
159	ماخذ و مصادر	148	وقارِ مومن، مقامِ عزادار

56	جشنِ غدیر	112	نیازِ حسینؑ، نسبت
61	سلمان، مشورہ	113	تلاش
62	صلہ	114	دلیل حیات
63	بتولؑ	115	مزاجِ حسینیتؑ
64	بضعتہ منی	116	وجہ قرأت
65	نسلِ امام	117	فراتِ چشم، خوفِ حق
66	باپ کی زینت، تیدہ زینبؑ	118	تکمیلِ زندگی
69	وسیلہ	119	شوقِ ملاقات
71	سعیِ کم مشکوراً	120	رُسولؐ اور حسینؑ
72	سفینہٴ نجات	121	طلب
73	ساتھ	122	دربارِ امامؑ
76	سندِ حدیثِ کسا	126	حسینؑ کیلئے؟
105	حُسنِ حسنؑ، کمالِ فن	133	حضرت عباسؑ
106	تذلیل، عمرِ دراز	134	معصومین کی نظر میں
107	تمسک	135	نامِ عباسؑ، دُعائے فاطمہؑ
108	آنا، پندار دلار	136	التجارہ فطرت
109	قلم، فتحِ حسینیت	137	تأثیرِ علم، پنجمِ علم
110	گرہِ یہ	138	انتظار، استغاثہ
111	حد	139	عریضہ، قیامت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
لَیْسَ شَکْرُکُمْ لَّا زَیْدَ تَکْمُرُ (سورۃ ابراہیم: ۷)

از قلم: خطیب العصر علامہ گل فام حسین ہاشمی مدظلہ العالی  
ارباب دانش!

عزیزی شوکت رضا شوکت کا پہلا مجموعہ کلام ”سرگوشی جبریل“ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور اس کے بارے میں کوئی تبصرہ کرنا میرے لئے ایسے ہے جیسے کسی قلب تمنا کا دھڑکن جاں کے لئے راتے دینا۔

بجذایہ لمحہ میرے لئے باعث افتخار بھی ہے اور وجہ مسرت بھی آج برسوں بعد مجھے اپنی دعائے شب کا حاصل، صورت تحریر میں دیکھنے کو ملا ہے۔ چونکہ شاعر حسینیت والد مرحوم جناب محبت علی مشتاق کی شدت سے آرزو تھی کہ میں اُن کی وراثت یعنی جاگیر سخن کی باگ ڈور سنبھالوں جبکہ نقاش فطرت میرے راہوار طلب کا رخ دشتِ خطابت کی طرف موڑ دیا۔ غار زارِ سخنوری کی خاک سے سراود ہونے کے سبب طبیعت معروف مزاج ہو گئی اور قلب اُمید میں یہ خواہش چٹکیاں لینے لگی کہ شوکت خطیب نوکِ سناں کے منبر پر خالق، نہج البلاغہ کے مقدس علوم کا مودب اظہار کرے۔

”سرگوشی جبریل“ میرے بابا اور میری تمناؤں کا مشترک ظہور ہے۔ اس کتاب کا ایوانِ قرطاس، تحریر و تقریر جیسے دونوں عماد فن پر قائم ہے جس میں شعوری خیالات بھی ہیں اور علمی تصورات بھی ندرت بیان بھی ہے۔





## تَقْرِیظٌ حَظِیظٌ

از قلم: ابو الفصاحت علامہ غضنفر عباس تونسوی ہاشمی بظلمۃ العالی  
ناظرین بامکین!

صاحبانِ نظر خوب جانتے ہیں کہ کتاب لکھنے سے تقریظ لکھنا زیادہ مشکل ہوتا ہے  
تقریظ بابت تفصیل کا مصدر رہے کسی بھی زندہ شخص کے ”معائب“ یا ”محاسن“ میں سے کسی پہلو پر  
روشنی ڈالنے کو تقریظ کہتے ہیں۔ بسا اوقات تقریظ لکھنے والا موصوف کی درست عکاسی  
نہ کر کے حرم کو تاہی کا مرکب ہوتا ہے تو گاہ غیر ضروری مبالغہ آرائی کرتے ہوئے غلو و جش  
سے کام لیتا ہے۔

شاعر مودت، عزیز القدر عزیزی شوکت رضا سلمہ نے بہت لاڈ سے اصرار کیا کہ  
میں چند سطریں سیاہ فام کروں تو انکار نہ ہو سکا۔ عزیز موصوف زید جیانا کے مجموعہ  
اشعار کے بعض صفحات زیب نظر ہوئے تو تصور کردے نے فی الفور تین فقرے تراشے  
یعنی شوکت رضا ابھرتا ہوا، ترقی پذیر اور جدت پسند مگر سچ گوشا عربی یقیناً آپ کو  
کلام پڑھنے کے بعد حقیر کی رائے سے اتفاق کرنا پڑے گا۔

میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ موصوف کے کلام یہ قطعاً ناقدانہ انگشت نمائی نہیں ہو سکتی

اور ترجم قرآن بھی رعنائی تحریر بھی ہے اور آیات کی تفسیر بھی ادبی مقالے بھی ہیں  
اور تاریخی حوالے بھی الفاظ کی گلکاری بھی ہے اور عقائد کی پاسداری بھی۔

سرگوشی جبریلؑ شاعر آل عمرانؑ اور سید الملائکہ کے مابین باہمی رابطہ و لا کا اہتمام  
ہے۔ دونوں کی سرداروں کے بارے میں یہ سرگوشیاں عاشقی جبریلؑ کی آرزو بھی  
ہے اور شوکت کی آبرو بھی یہ جبریلؑ کی طرف سے نیاز ہے اور شوکت کے باعث ناز۔

الحمد للہ میری آغوش میں اٹھکیلیاں کرنے والا شوکت دنیا سے ادب میں  
اس قدر قد آور ہو گیا ہے کہ اُسے سراٹھا کے دیکھنا میرے لئے سر بلندی کا سبب ہے  
بارگاہِ ایزدی میں بصد گریہ سکر گزاری ہوں کہ اُس نے کثرتِ اکیرین حسینؑ کو اپنے  
ممدوحین کی مدحت کا صلہ بعد از حیات بخشا مگر مجھے زندگی ہی میں شوکت حیات سے  
سرفراز فرمایا۔

دعا ہے پروردگارِ عالم شاعر آل عمرانؑ خلیب شاہ ولایت عزیزی شوکت رضا  
کے اس شعری اور علمی سفر کو رواں دواں رکھے۔ اس اولین قدیل ادب کو موصوف  
فرمائے اور میری نگاہِ خطابت کا یہ دیا ہمیشہ روشن رہے۔ (آمین)

والسلام

احقر العباد

گل فام حسین ہاشمی

یہی وجہ ہے کہ جہاں اُس نے لذتِ زبان و بیان کا خیال رکھا وہاں اظہارِ عقیدہ کے معاملہ میں کسی قسم کی قدغن قبول نہیں کی اور یقیناً ایسا مولائی تائید سے ہی ممکن ہے۔

چونکہ راقم الحروف نے بھی قدیم اور جدید شاعری کی جملہ اصناف و صنائع پر عربی، فارسی، اردو اور سرائیکی میں خاصہ فرسائی کی ہے۔ اس لحاظ سے بندہ کو شعر کہنا نہ ہسی سننا ضرور آتا ہے۔ لہذا ایک بات ڈنکے کی چوٹ پر کہہ سکتا ہوں کہ اگر عزیز موصوف کا یہ شعری سفر و شہسوار اور اک پرگامزن رہا تو آج اس کا جو سادہ مگر بالغ کلام دلوں کو چھو لیتا ہے۔ کل انشاء اللہ دلوں پر حکومت بھی کرنے لگے گا۔

دُعائے خدا سے تم یزید اپنے مدد چین معصومین کے صدقہ میں موصوف کے قلم میں اعجازِ بیانی کی کرشمہ کاریاں بھر دے۔ آمین!

والسلام

احقر البریہ

غصنفہ ہاشمی

یا اُن کا کلام جملہ صنائع و بدائع کا ناقابلِ تردید مُرتقع ہے۔ کیونکہ کسی انسان پر تہمت نہیں بلکہ زیورِ فطرت ہے ورنہ انسان انسان نہ ہوتا کچھ اور ہوتا۔ تنقید کا منہ جربے غلاف ہوتا ہے تو عرب کے ہلکے الشعراء کی انگشت ہائے تخیل کو کاٹتا چلا جاتا ہے۔ عرب کے شہرہ آفاق میلہ عکاظ میں خنساء نامی شاعرہ کے ہاتھوں امراءِ اقیس کے مایہ ناز قصیدہ کی بکھرتی ہوتی دھجیاں میرے دعوئی کی بہترین دلیل ہیں۔

عزیم شوکت رضا کے کلام کی سب سے بڑی خوبی اُس کے اشعار کی بے ساختگی ہے۔ وہ اکثر شعراء کی طرح شوکتِ الفاظ کا تعاقب نہیں کرتا کہ اس سعیِ لاحاصل میں پتھپتھ کے لئے سائبان چھوڑ دے۔ اس کے برعکس وہ اکثر اوقات سادہ لفظوں میں بھی لیکن بہت اونچی بات کہہ جاتا ہے اور یہ عمل کہنے کے ہنر کی طرف نامناک پیش قدمی کا پتہ دیتا ہے۔ مثلاً موصوف کا ایک شعر۔

پاؤں پہ کھڑا ہوں نہیں سکتا مگر اصغر!

اسلام کو پاؤں پہ کھڑا کرنے چلا ہے  
فور کیجئے کس ساوگی اور بے ساختگی کے ساتھ بیغ بات کی گئی ہے۔ یا سرکارِ وفا حضرت عباس  
عمر اعلیہ السلام سے متعلق ایک رباعی میں کہتے ہیں۔

علی کا ہی پسہ ہونا فقط کافی نہیں شوکت

ضروری ہے دُعائے فاطمہ عباس بننے کو

بخدا یہ شعر ایک کم عمر شاعر کی بڑی قامت کا پتہ دیتا ہے۔

اگر آپ سرگوشی جبریل کا بغور مطالعہ فرمائیں گے تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ مولانا نے جہاں شوکت کو فنِ شاعری پہ دسترس عطا کی ہے وہاں اپنی معرفت سے بھی روشناس فرمایا۔

## پیش لفظ

از قلم: عالی قدر علامہ آغا سید نسیم عباس رضوی صاحب مدظلہ العالی

دائرۂ صوت و صدا میں ”سرگوشی“ منزل تقرب کی حد آخر ہے۔ لیکن اس منزل تک پہنچنے سے پہلے بھی آواز کے بہت رنگ ہیں۔ آواز نوید روز آفرینش ہو تو اتنی جاعل فی الارض خلیفہ کا اعلان ہے۔ آواز نبیہ ہو تو لا تقربا هذه الشجرة کافران آواز سوال ہو تو انبثونی بأسماء ھو لاء کا امتحان ہے آواز نجات ہو تو بسم اللہ مجرہا و مرسلہا کا سیفہ ہے۔ آواز سلامتی ہو تو یانار کوئی بردا و سلاما علی ابراہیم کا پیغام ہے۔ آواز کہیں اقرأ باسمک و ربک ہے کہیں یا ایہا المدثر ہے اور یہ منزل غدیر پر یا ایہا الرسول بلغ ہے۔

قرآن مجید کی رفتوں اور وسعتوں سے کے کر اردو غزل کی ٹنگنائے تک آواز کے رنگ جلوہ فرما ہیں۔ مومن خاں مومن کا کہنا ہے عہ شعلہ سا لپک جاتے ہے آواز تو دیکھو معلوم ہوا آواز صورت ہے۔ رئیس امر وہی نے لکھا ہے اگر ہونگے تو بس آواز ہوں گے۔ معلوم ہوا آواز لقا ہے۔ ابن انشاء کا دکھ ہے عہ اس آواز کا شتر بھی نہ رکھا لوگو، معلوم ہوا آواز تعلق ہے۔ منیر نیازی کی صدا ہے عہ آواز کے دیکھ لو شاید وہ دل ہی جائے معلوم ہوا آواز امید ہے۔ لیکن جب ذات کی محدودیت کائنات کی وسعت سے بکلام ہو تو صبرِ یعامہ نوائے سروش میں بدل جاتے۔ ایسے میں بقول غالب غیبِ مضامین خیال میں آتے ہیں اور بقول خاور رضوی زخمِ آیت میں ڈھل جاتے ہیں۔

اس پس منظر میں زیر نظر کتاب ایک نوجوان شاعر کے ملی و مذہبی جذبات اور احساسات کا مرقع نہیں بلکہ دینی ادراک و تہذیبی شعور کا ایسا جامع اظہار ہے جس میں جمال بھی موجود ہے اور جلال بھی۔ یہ جمال و ما ادرسلناک الارجحة للعالمین کا جمال ہے اور یہ جلال لا فتی الاعلی لا سیف الاذوالفقار کا جلال ہے۔ جمال و جلال کے یہ دونوں جملے سرگوشی جبریلؑ کا اظہار یہ ہیں۔ ایک قرآن کی آیت ہے اور دوسرا صاحب قرآن سے روایت ہے۔ آیت و روایت دونوں پر و ما ینطق عن الھوی کی مہر صداقت ہے یہ لفظ کا سفر ہے لب جبریلؑ سے دل مصطفیٰؐ تک اور دل مصطفیٰؐ سے لب مصطفیٰؐ تک اور لب مصطفیٰؐ سچائی کی آخری سند ہے۔

جبریلؑ فرشتہ ہے شاعر نہیں اور شوکت شاعر ہے فرشتہ نہیں۔ دونوں میں بظاہر کوئی رشتہ نہیں لیکن ایک در کے تعلق سے دونوں کا ایک دوسرے سے تعلق ہے فنوں ایک ہی در کے فقیر ہیں دونوں ایک ہی گھر کے نوکریں۔ ایک ہی صحن کے جار و بکش ہیں جبریلؑ تید الملائکہ ہو کے چاکر ہے اور شوکت غیرتید ہو کے خادم ہے۔ زیر نظر کتاب مزاروں کے حوالے سے دونوں کی باہمی قربت کی آئینہ دار ہے۔

سرگوشی بنیادی طور پر مودت و تقرب کا عمل ہے۔ بارگاہ رسالت میں بھی لوگ دوسروں پر اپنی رسائی اور رسوخ کا اثر ڈالنے کے لئے سرگوشی کا سہارا لیتے تھے لیکن جب سورۃ مجادہ کی آیت بخولی نے سرگوشی سے پہلے صدقہ کا حکم دیا اور کہا ذالک خیر لکم و اطہر تو جنہیں دین سے زیادہ دینار عزیز تھے اور رسالت سے بڑھ کر دولت پیاری تھی اور مال نہیں مال پر حبن کی نظیریں تھیں وہ دور سے دور تر ہوتے گئے تمام مفسرین متفق ہیں کہ اس حکم قرآنی پر سوائے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے کسی اور نے عمل نہیں کیا۔



## قِرطاسِ سپاس

اگر میں یہ کہوں کہ صانعِ فطرت، پروردگارِ فصاحت و بلاغت حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے حکمِ خداوندی سے شاعری میرے غمیر میں رکھ دی تھی تو اسے شاعرانہ روزمرہ سمجھا جائے گا۔ اور اگر آپ یہ خیال کریں کہ میں نے شعر کہنے کے لئے کسی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا تو یہ فطرت کی نفعی ہے، شاعر آئے نہیں بنتا، بن کے آتا ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ بعض اوقات اس صلاحیت کا اظہار بھی بطریقِ احسن نہیں ہوتا۔ اور خیالات و احساساتِ دل کے کسی نہاں گوشے میں ختم رہ جاتے ہیں۔ ایسے میں کسی مُشرعین یا راہنما کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے جو شعر کہنا تو نہیں شعر پڑھنے کے آداب سکھاتا ہے۔

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ۱۹۸۲ء کے اواخر یا ۱۹۸۳ء کے اوائل میں میں نے پہلا شعر کہا تھا جب میں نے ڈرتے ڈرتے پہلا شعر، نامعلوم جنابِ محبت علی شتاق اعلیٰ اللہ مقامہ کو سنایا تو ایک شاعر کی حیثیت سے انہوں نے مجھے داد بھی دی اور رموزِ شاعری پر ایک طویل درس بھی دیا۔ یہ میری اس فن سے پہلی دعا سلام تھی۔ اور پھر ناما جان کا کمرہ، اُن کی کتابیں، اُن کے اشعار میرا اڑھنا بچھونا قرار پائے، دو سال تک ادراک کا یہ سنہرا ہستہ روی سے ہوتا رہا اور انہیں دنوں میں جنابِ خطیب العصر سرکارِ علامہ کفایم حسین ہاشمی صاحبِ قبلہ کی بارگاہ میں چند اشعار سنائے تو انہوں نے بصدِ مسرت فرمایا تم اپنا بوریا بستر لے کر میرے پاس آ جاؤ تاکہ ہمیں علومِ آلِ محمدؐ تک رسائی کے لئے عربی علوم و فنون سے آشنا کرایا جائے اور اس طرح

مولائے کائنات نے اس حکمِ قرآنی پر عمل فرما کے یہ واضح کر دیا میں نے حُبِّ رسولؐ میں کبھی جان کو غریزہ نہیں رکھا تو مال کو کیا خاطر میں لاؤں گا۔  
سرگوشی "رسولؐ اور علیؑ" یہ سردار کا سردار سے معاملہ تھا۔ سرگوشی جبریلؑ اور شوکتِ رضا شوکتؒ یہ خادم کا خادم سے سلسلہ ہے لیکن مرکزِ مودت وہی ایک در ہے جہاں دلِ حیات دھڑکتا ہے اور دلِ حیات کی صدا سرگوشی جبریلؑ میں ڈھل کر لفظ و معانی کو سایہِ تطہیر میں لے آتی ہے۔

میری دعا ہے کہ غزنی شوکتِ رضا شوکتؒ کا یہ شعری مجموعہ بارگاہِ معصومینؑ میں مقبولیت حاصل کرے ان کے قلم کو مزید روانی عطا ہو۔ (آمین)  
جبریلؑ غالب کی طرح شوکت کے بھی ہم زبان نہیں لیکن مدحِ اہلبیتؑ میں ان کے ہم آواز ضرور ہیں۔

پاناہوں داد اس سے کچھ اپنے کلام کی  
روح القدس اگرچہ مرا ہم زبان نہیں

والسلام  
نسیم رضوی

میں قبلہ کے مکتب خطابت میں باقاعدہ شاگرد کی حیثیت سے حاضر ہو گیا۔ شاعری بھی ہوتی رہی اور درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

اس اولین گہوارہ علم سے جامعہ الشہید المظہریؒ ملتان وہاں سے جامعہ جعفریہ گوجرانوالہ، وہاں سے رچن اوپنل کالج ملتان اور وہاں سے فیضیہ یونیورسٹی قم (ایران) تک کا یہ تمام شعوری سفر میں نے سو لہ سال میں اپنی استعداد سے نہیں بلکہ صاحب الاثر کی امداد سے طے کیا میں کسی بھی زمانے میں ہونہار طالب علم نہ ہونے کی وجہ عالم تو نبین سکا مگر کوچہ معرفت میں برہنہ پاگد اگری کرنے کے سبب لوگ مجھے بحیثیت شاعر جاننے لگے۔

شعر کی تعریف و توصیف کے بارے میں دنیائے ادب کی تمام مروجہ زبانوں میں جس قدر آراء معرض وجود میں آئیں ان سب کا مرکزی خیال یہی رہا ہے کہ: افضل الشعر کذب سب سے اچھا شعر وہ ہوتا ہے جس میں جھوٹ سب سے زیادہ ہو مگر مدح اہلیت علیہم السلام کے لئے میرا اس نظریے سے ہمیشہ اختلاف رہا ہے اور میں نے یہ چاہا کہ سچوں کے بارے میں سچ کہا جائے اور اسی لئے عصر حاضر کی شاعرانہ روش سے ہٹ کر میں نے اپنی شاعری میں کلام الہی، احادیث نبویؐ، اقوال معصومہ اور تاریخ کو اپنے اشعار کا محور و مرکز قرار دیا۔ میں اپنے دعویٰ میں کس قدر سچ گوئی سے کام لے رہا ہوں اس کا اندازہ آپ کو پڑھنے کے بعد ہوگا۔ اور کتاب کا نام ”سرگوشی جبریل“ ہونے کی اصل وجہ بھی یہی ہے کہ مجھے یہ سب کچھ مولانا نے اپنے دربان کے ذریعے سے عطا فرمایا ہے۔ یہ کتاب میری فنی صلاحیتوں کا اعلان نہ سہی دربار حسینؑ تک میری رسائی کا نشان ضرور ہے۔

گذشتہ دو سالوں سے یہ آرزو دل میں جاگزیں تھی کہ میرے سنے والے مجھے پڑھنے بھی لگیں۔ اگرچہ پاکستان بھر سے تمام اجاب اور بیرونی ممالک سے تمام دوستوں نے بار بار اس خواہش کا اظہار کیا مگر مجلسی مصروفیات اور تنگی اوقات نے اس کا خیر کاراستہ روکے رکھا۔ سال گذشتہ چھ جون کو میرے کلام پر سب سے بہتر تنقید نگار، زور کر، چھوٹے بھائی نصرت رضا کی شہادت نے مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا۔ کہ اب کسی وقت بھی ایشب وقت کا تازیانہ میرے راہوار حیات کو کاروان شہادت کی طرف چلنے پہ تیار کر سکتا ہے۔ بناء بریں طبیعت اس بات پر آمادہ ہوئی کہ اب اشعار کو جامعہ تحریر میں آجانا چاہیے۔ مگر ان لمحوں میں عزیز بھائی کی جدائی اور شدت غم کے سبب مذہال طبیعت کسی اور بوجھ کو قبول کرنے پر آمادہ نہ تھی۔ بھلا ہو عزیز القدر رفیق جاں، غمگسار دوست اور بھائی سید ابراہیم کاظمی صاحب کا، جنہوں نے اس قدر لاڈ سے اصرار کیا کہ میں انکار نہ کر سکا۔ میرے پاس اشعار کا خزانہ تو موجود تھا مگر کس شعر میں کون سا خیال کہاں سے لیا گیا ہے؟ یہ تحقیق و ترتیب صرف مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن دکھائی دے رہی تھی ایسے میں میرے شاعری سفر کے رفیق اول قابل احترام دوست جناب مولانا محسن رضا جدری صاحب نے یہ مشکل ذمہ داری نہ صرف قبول فرمائی بلکہ اُسے بطریق احسن نبھایا۔ کتاب میں جگہ جگہ پر قرآنی اور تاریخی حوالے انہیں کے برش قلم کا اعجاز ہے۔ اشعار کہنے والے کو اس بات کا احساس بہت کم رہتا ہے کہ اُس نے زبان و بیان کی نزاکتوں کے ساتھ کتنا انصاف کیا ہے، شاعری میں الفاظ کے گیسوئے دراز سنوارنے کے لئے کہیں مُشرک کی ضرورت ہوتی ہے اور کہیں دبیر کی نیکر گزار ہوں مصوٰغ غم جناب محشر لکھنوی صاحب کا، جنہوں نے حرف اول سے

کتاب کو اپنی آراء سے مزین فرما کر آپ کی دید کے قابل بنایا۔ بزرگوار ملک علی جعفر علوی صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جن کی دُعاؤں سے یہ مرحلہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ الحمد للہ مجھے اعتراف ہے کہ اس گلشنِ خطابت میں قدم رکھتے ہی نسیم ولانے مجھے خوش آمدید کہا اور غضنفر مزاج مرتبی نے میرے دامنِ ابرار کو خار ہائے سخن سے بچاتے ہوئے کلامِ بنادیا اور اُس محسنِ حقیقی نے صدائے شوکت کو عرصہٴ محشر تک پہنچا دیا۔

کتاب پر تنقید کجیے گا، آپ کا حق ہے۔ راستے دیجئے گا آپ کا فرض ہے دُعا کیجئے گا، کہ میری طلب ہے حضرت قائم آل محمدؐ اپنے دربار میں اپنے بندے کی اس نیازِ مندی کو قبول فرمائیں۔ آخر میں اپنی گفتگو اس اعترافِ خرمِ کربانوں نہ فن ہے نہ تعلیم نہ ادراک نہ منصب  
بس فیضِ الہی ہے یہ اشعار کی تشکیل  
محنت کا نہیں میری عقیدت کا صلہ ہے  
سرگوشی جبریل ہے ”سرگوشی جبریل“

عبد المعصومین

شوکت رضا شوکت

لفظاً آخر تک نہ صرف مختلف موضوعات کے عناوین تجویز فرماتے بلکہ جہاں ضروری سمجھا وہاں اصلاح بھی کر دی۔

وقت کی کمی کے سبب یہ بھی ایک پریشان کن بات تھی کہ کتاب کو کتابی صورت کیسے ملے گی؟ میں بصدِ خلوص شاکر ہوں جناب شاکر حسین شاکر صاحب کا جنہوں نے کتابت سے لے کر طباعت تک ہر مشکل مرحلے میں نہ صرف میری راہنمائی فرمائی بلکہ وہ اس سلسلے میں مجھ سے بھی زیادہ متحرک رہے۔ اسی طرح شکریہ کے مستحق ہیں مہربان محترم جناب ابن صادق مزارعی صاحب بھی، جنہوں نے پروف ریڈنگ جیسی اہم ذمہ داری کو نبھایا۔ عالی جناب برادرِ سید نذر عباس نقوی صاحب کی محبتوں کا احسان مند ہوں جن سے میرے حوصلے بلند ہوئے۔ اور اگر میں اس صراطِ فکر کے پہلے ہم سفر مامون غلام حسین ہاشمی صاحب کا تذکرہ نہ کروں تو یہ احسانِ فراموشی ہوگی۔ انہوں نے قدم قدم پر میرا ساتھ دیا۔ والدہ ماجدہ کی زندگی دراز ہو ان کی قدم بوسی دُعائیں میری کامیابی کا حقیقی راز ہیں والد صاحب کی ادیبانہ نشست و برخاست اور برادران کی بروقت تائید و تنقید بھی میرے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوئی۔ اسلام آباد سے محترم برادرِ سید ندیم کا فلمی صاحب اور کراچی سے برادرِ عارف رضا زیدی صاحب کی محبتوں کا شمار کرنا بھی بہت مشکل ہے۔ انہوں نے محشر لکھنوی صاحب تک رسائی سے لے کر کتاب کی تقریب و نمائی تک کہیں مجھے تنہا نہیں ہونے دیا، اور اسی طرح جناب برادرِ شہزادہ غلام حسن ٹیجی صاحب بھی شکریہ کا حق رکھتے ہیں جنہوں نے اندرون و بیرون ملک کتاب کی تصویم ترسیل کا ذمہ اٹھایا۔

آخر میں بہت شکر گزار ہوں اُن بزرگ علماء کا جنہوں نے مجھ کو فہم اور کج سخن کی

# حَمْدُ

ہیں اتنی قدآور تیری صنعت کی فصیلیں  
پالوں تیری قامت یہ مراقبہ ہی نہیں ہے  
سوچوں نے بہت سوچ سمجھ کر یہی جانا  
ادراک کی حد ہے کہ تری حد ہی نہیں ہے

محمود ہے ایسا کہ تری حمد محمد  
اعلیٰ ہے تو اتنا کہ علیٰ سے بھی بڑا ہے  
یہ حُسن ہے تیرا کہ تو حَسَنینِ کار ہے  
فاطر ہے تو پھر فاطمہ زہرا کا خدا ہے

خلاقِ ازل، صاحبِ کُن، مالکِ مستی،  
میں تیرے لئے حرفِ جلی سوج رہا ہوں  
اٹھارہ برس بیتِ دشتِ سُخن میں  
تو کیا ہے ابھی تک میں ہی سوج رہا ہوں

اول سے بھی اول ہے تو آخر سے بھی آخر  
کب سے ہے کہاں تک ہے خبر تھی نہ خبر ہے  
رکھتا بھی نہیں کان، تو سُنتا ہے دُعا میں  
آنکھیں بھی نہیں اور ہر اک شے پہ نظر ہے

## سَایہٴ

جمالِ نقشِ کوہِ طور کا سایہ نہیں ہوتا  
جبینِ عرش پہ مذکور کا سایہ نہیں ہوتا  
بھلا کیسے، کہاں سایہ ملے جسمِ محمدؐ کا  
محمدؐ نور ہے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا

۱۔ ارشادِ خداوندی ہے: قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ  
اور تفاسیرِ اہلبیتؑ میں درج ہے کہ اس آیت میں نور سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ باریکات ہے۔ تفسیر مجمع البیان جلد ۲ صفحہ ۱۳ تفسیر البرہان  
جلد ۱ صفحہ ۲۵۵

۲۔ علامہ سعید بن ہبہ اللہ راوندی علیہ الرحمۃ اپنی تالیف ”الخراج والخراج صفرہ“  
میں فرماتے ہیں: معجزة بدنه اِنَّه لم يقع ظله على الارض لانه كان نوراً  
ولا يكون من النور الظل كالسراج۔ جناب رسالتؐ کے بدن کا یہ معجزہ تھا کہ  
آپؐ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپؐ نور تھے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا جس طرح  
چراغ کا سایہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح علامہ محمد بن شہر آشوب مازندرانی فرماتے ہیں:-

اب میرا قلم، عسرقِ جبینِ آبلہ پا ہے  
بس بات یہی ہے کہ کوئی بات نہیں ہے  
جب ہیں تیرے حماد، محمدؐ سے محمدؐ  
میں حمد کہوں یہ میری اوقات نہیں ہے

اس مصرع میں پہلے ”محمدؐ“ نے جناب رسالتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں اور دوسرے  
”محمدؐ“ سے حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مراد ہیں

# اسم پاک

مایوس و گنہگار زمانے کو بتادو  
بخشش کے تصور سے بن جسم محمد  
عصیاں کی معافی کا یہ آسان عمل ہے  
تم شام و سحر چو ما کر واسم محمد

درج ذیل واقعہ سے استدلال کیا گیا ہے۔

حضرت دہب بن نبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں سے ایک شخص بہت زیادہ گنہگار تھا جس نے دوسو برس تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اُسے ایسی جگہ پھینک دیا جہاں تمام علاقے والے نجاست ڈالتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی، اے موسیٰ! اس شخص کو وہاں اٹھا لاؤ، اُس کی نماز جنازہ پڑھو اور پھر اُسے احترام کے ساتھ دفن کرو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی، اے اللہ تمام بنی اسرائیل گواہ ہیں کہ مرنے والا دوسو برس تک تیری نافرمانی کرتا رہا ہے۔ ارشاد ہوا کہ سچ ہے لیکن اُس کی عادت تھی کلمہ انشر التوراة ونظر الی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ ووضعه علی عینہ

لم یقطع ظلہ علی الارض لأن الظل من الظلمة وكان اذا وقف في الشمس والقمر نوره يغلب انوارها۔ آنحضرت کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا چونکہ سایہ ظلمت سے ہوتا ہے (اور رسول پاک نور تھے) اور جب آنحضرت دھوپ میں یا چاند کی روشنی میں کھڑے ہوتے تھے تو آپ کا نور چاند اور سورج کی روشنی پر غالب آجاتا تھا۔ (مناقب آل ابی طالب جلد ۱ صفحہ ۶۷)

علامہ اہلسنت میں سے علامہ جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ میں، علامہ قاضی عیاض نے الشفا میں، علامہ ابن حجر کی نے افضل القرطبی میں، علامہ سلیمان نے فتاویٰ احمدیہ میں، علامہ شیخ عبدالحی محدث دہلوی نے مدارج النبوة میں، علامہ احمد بن محمد قسطلانی نے شرح المواہب میں، علامہ حسین بن محمد دیار بکری نے کتاب الخمیس میں باختلاف الفاظ یہی کچھ لکھا ہے کہ ”آنحضرت کا سایہ نہیں تھا کیونکہ آپ نور تھے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا“

# حَقِیْقَت

ہمارے نزدیک حمد وہ ہے کہ جس کے پیکر میں ہو محمدؐ  
 لکھو محمدؐ پڑھو محمدؐ کہو محمدؐ سنو محمدؐ  
 وہ اس کا ذکر یہ اُس کا ذکر یہی بس حمد کی حقیقت  
 فلک پہ قرآن وہی ہے شوکت میں پہ کہتا جو محمدؐ

وصلی علیہ کہ جب بھی وہ تورات شریف کھولتا تھا اور آنحضرتؐ کے اسم مبارک ”محمدؐ“ کو دیکھتا تھا تو اُسے بوسہ دیتا تھا اور احتراماً آنکھوں پہ لگاتا تھا اور آنحضرتؐ پر درود بھیجتا تھا تو میں اُس کے اس فعل سے راضی ہوا فخرت ذنوبہ پس میں نے اُس کے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

سیرت جلد اول صفحہ ۸۰۔ حلیۃ الاولیاء وغیرہ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، آنحضرتؐ کے اسم ”محمدؐ“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کہ آنحضرتؐ محمدؐ اس لئے ہیں کہ ان اللہ و ملائکتہ و جمیع انبیائہ و رسلہ و جمیع اممہم یحمدونہ و یصلون علیہ۔ اللہ تعالیٰ اُس کے تمام فرشتے، انبیاء و رسول اور اُن کی تمام امتیں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حمد کرتی ہیں اور اُن پر درود و سلام بھیجتی ہیں۔ (بخاری الانوار جلد ۳ صفحہ ۹۸)



## اعزاز

ہی مدد حق تعالیٰ نے صبح شام ابوطالب سے  
 رزق لیتا رہا اسلام ابوطالب سے  
 پالنے والا محمدؐ کو خدا ہے شوکت  
 اپنے حصے کا لیا کام ابوطالب سے

حضرت ابوطالب نے ہی آنحضرتؐ کی پرورش کی۔ ملاحظہ فرمائیں :  
 ۱۲۷ الف باحوال المصطفیٰ باب ۳۶ صفحہ ۱۲۷ شواہد النبوة صفحہ ۷۳۔ معارج النبوة جلد ۲ صفحہ ۱۲۷  
 وغیرہ۔ جبکہ سورۃ الفتح میں ارشاد ہے : اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاَوْیَّ اِلَیْہِ مَا لَکَ مِنْ نَّہِیْہِ  
 ابوطالب نے ہی پرورش ابوطالب نے کی۔ تو گویا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوطالبؑ  
 کے فعل کو اپنا فعل قرار دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کسی کافر کے فعل کو اپنا فعل نہیں کہتا۔

## ملیم

خالق کی طرح، نور تھا، مخفی تھا صمد تھا  
 یہ نور نبیؐ روزِ ازل تا بہ ابد تھا  
 خود ذاتِ احد ہی نے بنایا اسے احمدؐ  
 ہوتی نہ اگر ”م“ تو احمد بھی احد تھا

## اطاعت

پہچان ہے چمن کی زمانے میں پھول سے،  
 آئین پر و تار ہے اور ج اصول سے  
 قرآن میں اطاعتِ یزدان دوستوا  
 مشروط ہے اطاعتِ ذاتِ رسولؐ سے

مَنْ یُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ کی طرف اشارہ ہے۔



## لحرفِ فکرِ

حیدر کی عداوت تمہیں کر دیتی ہے اندھا  
تم توڑنے لگتے ہو شریعت کے بھرم کو  
عمران کو کافر تو کہا، یہ بھی نہ سوچا  
بنیت اللہ نے رستہ دیا کافر کے حرم کو

## وَحَبْرٌ عَدَاوَتُ

احسان کیوں رسولؐ کے تم نے بھلا دیئے؟  
ہے فارسی میں جرم تو ہندی میں پاپ  
ماں فاطمہؑ کی ہے یہ خدیجہ سے ہے حلن  
عمران سے ہے بغض کہ حیدر کا باپ

## أَبُو طَالِبٍ

نبیؐ کا عم، علیؑ کا باپ، کعبے کا نگہیاں ہے  
یہ سب اعزاز جس کچاس ہیں وہ کون فیشان  
باقی ہے ہمیں تاریخ کردار ابو طالبؑ  
ابو طالبؑ ہے گر کافر، تو پھر کافر مسلمان ہے

والدہ گرامی امیر المؤمنینؑ حضرت بی بی فاطمہؑ بنیت اسد جو نبیؐ کعبہ کے نزدیک آئیں  
تو فوراً دیوار کعبہ نے شق ہو کر راستہ بنایا اور بی بی اندر داخل ہو گئیں۔ ملاحظہ فرمائیں  
روضۃ الشہداء صفحہ ۸۹ باب ۵، نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۲۰۵ تذکرۃ الخواص صفحہ ۷  
روضۃ الواغظین صفحہ ۷ معانی الانجار صفحہ ۱۵۵ جارا الانوار جلد ۳ صفحہ ۷ بشارۃ المصطفیٰ  
صفحہ ۸ - وغیرہ

## مَسْرُکَا یَمِیْنُ

بشر کو دی ہے رسالت کی آگہی اُس نے  
 بنا دیا ہے فقیروں کو بھی غنی اُس نے  
 پلا ہے دین محمدؐ کا اُس کے آنگن میں  
 عرب پتی کو بنایا ارب پتی اُس نے

۱۔ : وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَى (سورۃ الفصحی آیت ۸) تجھے تنگدست پایا پس  
 غنی کر دیا تفسیر البیہیت میں فَأَغْنَى کی تفسیر میں درج ہے فَأَغْنَى اِیْ فَاغْنَاكَ  
 بَعَالَ خَدِیجَۃَ - بحار الانوار جلد ۱۶ صفحہ ۳۸ تفسیر مجمع البیان جلد ۵ صفحہ ۵۰۶۔  
 تفسیر البرہان جلد ۲ صفحہ ۲۷۳

## عَقْدُ اور عَقِیدہ

جو بشر صاحبِ ایمان نہیں ہو سکتا  
 وہ محمدؐ کا نگہبان نہیں ہو سکتا  
 قاضی عقد محمدؐ کو جو کافر سمجھے  
 وہ کسی طور مسلمان نہیں ہو سکتا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کے عقد کا خطبہ  
 حضرت ابوطالبؓ نے پڑھا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں: السیرۃ النبویہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۶۔ سیرت حلبیہ  
 جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ تذکرۃ الخواص صفحہ ۳۱۲ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد ۶ صفحہ ۳۱۲  
 بحار الانوار جلد ۱۶ صفحہ ۵۔ الوفا باحوال المصطفیٰ صفحہ ۱۲۲۔ باب ۲۵

## قرض

حشر تک انسانیت کا ارتقا مقروض ہے  
جس کے سب مقروض ہیں وہ مصطفیٰ مقروض ہے  
اَقْرَضُوا کے حکم سے یہ بات ثابت ہو گئی  
آدمیت کیا! خدیجہؓ کا خدا مقروض ہے

فرمان خداوندی وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا (اور اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ  
دیتے رہو۔ سورہ المزل: ۲۰) کی تاویل کی گئی ہے۔

## فروغِ دین

کون بھولے، بھلا پیغام، خدیجہؓ! تیرا  
دل کی دنیا پہ رقم نام، خدیجہؓ! تیرا  
تیری دولت نے دیا دین محمدؐ کو فروغ  
اب بھی مقروض ہے اسلام، خدیجہؓ! تیرا

## عِبَاءِ رَسُولٍ

جیا کی کیوں نہ لکھوں انجمن خدیجہؓ کو  
سلام کرتے ہیں جب نہ چتیں خدیجہؓ کو  
سمجھ کے محسنہ دیں رسول اکرمؐ نے  
دیا ہے اپنی عبت کا کفن خدیجہؓ کو

## بَيَانُ وَقُرْآنِ

ہر شخص، ہر اک بات کو پاتا ہی نہیں تھا  
 ذہنوں میں کوئی لفظ سماتا ہی نہیں تھا  
 قرآن سُناتے بھی بھلا کس کو محمدؐ؟  
 قرآن، کسی اور کو آتا ہی نہیں تھا

ع: امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابیطالبؑ کا دنیا میں آتے ہی (بوقتِ ظہور)  
 دستِ رسالتِ مآب پر نزولِ قرآن سے قبل قرآن سنانے کا مشہور واقعہ بہت سی  
 کتابوں میں درج ہے۔ اس واقعہ پر اعتراض ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم حضرت علیؑ سے افضل ہیں بلکہ حضرت علیؑ کے بھی مولا ہیں تو آپؐ  
 نے بوقتِ ظہورِ قرآن کیوں نہیں سُنایا؟ تو رباعی میں اسی اعتراض کا جواب دیا  
 گیا ہے۔  
 (مرتب)

## كَعْبَرٌ وَنَجَفٌ

ڈھونڈنے اپنے لئے اور شرفِ جاں ہے  
 اپنی توقیر کے مرکز کی طرف جاتا ہے  
 لوگ جب حج کے لئے جاتے ہیں کعبہ کی طرف  
 کعبہ اُس روز وضو کر کے نجف جاتا ہے

## جَدَارِ كَعْبَرٍ

فاطمہؑ بنتِ اسدؑ آئی ہیں کعبہ کے قریب  
 مریمؑ عصر کے بی بی پگٹان ہوتے ہیں  
 چپ قدموں کی سنی اور بنیارسہ  
 سچ ہی کہتے ہیں کہ ”دیواروں کا ہوتے ہیں“

## فَضِيلَتِ مَحَبَّتِ

جس دن کسی کو معرفتِ حق عطا ہوئی  
تاریخِ ماہ و سال میں ہوتا ہے نیک دن  
گذرے جو مُرتضیٰ کی محبت میں دوستو  
بھاری ہے سال بھر کی عبتِ پہ ایک دن

حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ یومِ اَخیر من عبادۃِ سُنَّۃِ کا مطلب  
بیان کیا گیا ہے کہ آلِ مُحَمَّد سے ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے  
بہتر ہے۔ یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں مرقوم ہے۔  
القطرہ جلد ۱ صفحہ ۳۰۔ نور الابرار صفحہ ۱۰۳ وغیرہ

## اِسْمِ عَلٰیؑ

ولی کا رتبہ ولی سے پوچھو مقام میں کیا ولی کا لکھوں  
شعورِ گلشن ہو گر میسر تو تذکرہ پھر کلی کا لکھوں  
قلم ہو انوار سے تراشا، لعابِ احمد کی روشنائی  
ردائے زہرا ملے تو اُس پر میں نام مولیٰ کا لکھوں

## حَلِّ مُشْکَلَاتِ

اک دن مرے لئے یہ ہوا مثلِ برق تھی  
اور جانِ مُشْکَلَاتِ کے دریا میں غرق تھی  
بے ساختہ لبوں سے جو نکلا علیؑ کا نام  
دیکھا تو مشکلوں کی جہیں عرق عرق تھی

## مَعْرِفَتٌ

محمدؐ سے علیؑ کی ذات کا عرفان لیتے تھے  
اور اک لمحے میں وہ ساری حقیقت جان لیتے تھے  
رسالت کے زمانے میں صحابہؓ کی یہ عادت تھی  
منافق کو، علیؑ کے بغض سے پہچان لیتے تھے

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کنا نعرف  
المنافقین فی زمن رسول اللہ بنغض علی بن ابی طالب کہ ہم رسولؐ  
کے زمانے میں منافقین کو حضرت علیؑ علیہ السلام کے بغض سے پہچان لیتے تھے  
(یعنی جو بھی حضرت علیؑ سے بغض رکھتا تھا ہم اُسے منافق سمجھتے تھے۔)  
صحیح ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۹۹۔ استیعاب جلد ۲ صفحہ ۲۶۲۔ حلیۃ الاولیاء جلد ۶ صفحہ ۲۹۴

## ذِکْرِ عَلِیؑ

ماحول پارسا کرو، نورِ علیؑ کے ساتھ  
ذہنوں کی پرورش کرو، فکر و ملی کے ساتھ  
حکیمِ نبیؐ کے ساتھ ہے شوکت کی شاعری  
مجلسِ سجانی چاہیے ذکرِ علیؑ کے ساتھ

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: زینوا بحال سکوبذکر علیؑ  
بن ابی طالب کہ تم اپنی مجالس کو علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ذکر سے زینت دو۔  
(بخارۃ المصطفیٰ صفحہ ۶۱۔ مناقب علی بن ابی طالب صفحہ ۲۱۱)

## نِعْمَتٌ عَظْمَى

علیؑ سمجھتا ہے رحمن کے ارادوں کو  
علیؑ کا کام نبھانا نبیؐ کے وعدوں کو  
علیؑ کا پیار نہیں ہر بشر کی قسمت میں  
ہلی یہ نعمت عظمیٰ حلال زادوں کو

حضرت رسولؐ پاک سے روایت ہے آپؐ نے حضرت علیؑ علیہ السلام سے فرمایا: یا علی لا یحبک الا من ولادته ولا یبغضک الا من خبثت ولادته ولا یوالیک الا المؤمن ولا یعادیک الا کافر۔ اے علیؑ تم سے فقط وہ شخص محبت کرے گا جس کی ولادت پاکیزہ ہوگی (یعنی جو حلال زادہ ہوگا) اور تم سے صرف وہ شخص بغض رکھے گا جس کی ولادت نجس ہوگی (یعنی جو حرام زادہ ہوگا) اور اے علیؑ تمہیں صرف مومن ہی دوست رکھے گا۔ اور صرف کافر ہی دشمنی کرے گا۔

بحار الانوار جلد ۲۷ صفحہ ۱۴۵۔ احتجاج طبرسی جلد ۱ صفحہ ۶۹

## تَخْلِیقُ نَارٍ

دل میں اگر ابلیس کی مُورت ہی نہ ہوتی  
ذہنوں میں کبھی حق کی کدورت ہی نہ ہوتی  
کرتے سبھی انسان، اگر پیار علیؑ سے  
دوزخ کو بنانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی

حدیث نبویؐ: لو اجتمع الناس علی حب علی ابن ابی طالب لما خلق الله عز وجل النار کی ترجمانی کی گئی ہے کہ اگر تمام انسان علیؑ کی محبت پہ جمع ہو جاتے تو خدا جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا۔ یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

(بحار الانوار جلد ۳۹ صفحہ ۳۲۸۔ الحکم الزاہرہ صفحہ ۸۷۔ بشارۃ المصطفیٰ صفحہ ۷۵)

## نجات دہندہ

قرآن پڑھ کے دیکھ لے، ہجرت کی رات کو  
رب نے رضائیں بیچ دیں اپنے ولی کے ہاتھ  
راضی خدا کو کرنا ہے، راضی علی کو کر  
گوئیں کی نجات ہے مولا علی کے ہاتھ

ارشاد رب العزت ہے وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ  
اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ (سورة البقرة آیت نمبر ۱۷۷)

اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندیوں کو حاصل کرنے کے لئے  
اپنی جان کو بیچ دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ (ایسے) بندوں پر بڑا ہی شفقت کرنا والا ہے۔  
قاسم بن محترم! شب ہجرت جب حضرت علی علیہ السلام، رسول دو جہان  
کے بستر پر سوئے تو اس وقت یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔

ملاحظہ فرمائیں: العمدة لابن بطریق صفحہ ۱۲۴۔ الطرائف صفحہ ۱۱۔ تفسیر فرات صفحہ ۱۱۔ احتق  
جلد ۲ صفحہ ۲۶۔ تاویل الآیات صفحہ ۹۰۔ تفسیر البرہان جلد ۲ صفحہ ۲۰۹۔ الجواہر السنیہ باب ۳ صفحہ ۲۳۷  
روضۃ الواعظین جلد ۱ صفحہ ۱۰۔ امالی شیخ طوسی صفحہ ۴۵۹۔ الارشاد جلد ۱ صفحہ ۵۲۔ بحار الانوار  
جلد ۳۶ صفحہ ۴۰۔ ان کے علاوہ کتب اہل سنت میں بھی یہی شان نزول مرقوم ہے۔

## يَا عَلِيُّ مَدِّ

منکر کے دل پر ضرب خدایا علیؑ مدد  
مومن کو کبتریا کی عطا فرما علیؑ مدد  
بسم اللہ جس نے جب بھی کہا اور جہاں کہا  
در اصل اس بشر نے کہا یا علیؑ مدد

کیونکہ بسم اللہ اور یا علیؑ کے اعداد بحساب ابجد قمری یکساں ہیں۔ ملاحظہ کیجئے  
ب کے عدد ۲، الف کا عدد ۱ (ایک)، ہ کے عدد ۶، اور م کے عدد ۴۰ ہیں۔  
اور پھر الف کا عدد ۱ (ایک)، ل کے عدد ۳۰، پھر ل کے عدد ۳۰، اور ک کے عدد ۵  
اور ان سب کا مجموعہ بنا ۱۶۹۔

اسی طرح یا علیؑ مدد کے اعداد نکالیں تو ہی کے عدد ۱۰، الف کا عدد ۱،  
ع کے عدد ۵، ل کے عدد ۳۰، ی کے عدد ۱۰، اور پھر م کے عدد ۴۰، د کے عدد ۴، اور پھر  
د کے عدد ۴ تو اس طرح یا علیؑ مدد کے بھی کل اعداد ۱۶۹ بنتے ہیں۔



## حاضر و ناظر

کمال و رفعت کی منزلوں پہ سدا خدا کے ولی کو دیکھا  
جدھر جدھر بھی نظر اٹھاتی، وہاں پہ نورِ حلی کو دیکھا  
جہاں بھی شکل پڑی، خداوندی کو، جیسے درہی کام آیا  
وہاں بھی شب میں علی کو دیکھا، یہاں بھی شب میں علی کو دیکھا

فردا بچ میں تاریخ اسلام کی دو تاریخیں لکھوں گا ذکر کیا گیا ہے جس میں حضرت علی کی موجودگی ثابت ہے

وہاں سے مراد شبِ معراج ہے اور یہاں سے مقصود شبِ ہجرت ہے

## تکلم

اک رات محمد ہوا مہمانِ حلی کا  
خالق سے ہوئی بات یہ کہنا ہے لی کا  
پر دے میں خدا تھا کہ نہیں تھا اُسے معلوم  
سرور نے بتایا ہے کہ لہجہ تھا علی کا

ع: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ پاک سے سنا ہے۔ آپؐ کے کسی نے پوچھا بائی لغۃ خا طبعك ربك لیلة المعراج کہ شبِ معراج آپؐ کے پروردگار نے آپؐ سے کس زبان میں باتیں کیں؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا خا طبعنی بلعة علی بن ابی طالب کہ مجھ سے میرے پروردگار نے علیؑ کے لہجے میں گفتگو فرمائی۔

یہ روایت درج ذیل کتب میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

ارشادِ اقلوب جلد ۲ صفحہ ۲۳۳۔ بحار الانوار جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۶۔ مدینۃ المعاجز صفحہ ۱۵۷  
الجواہر النبیہ باب ۱۳ صفحہ ۲۲۸۔ مناقب مرتضوی باب ۲ منقبت ۹۶۔

## شَرَط

نمودِ پھول سے پہلے، گلی ہونا ضروری ہے  
زمانے پر حکومت کو، ولی ہونا ضروری ہے  
مسلمانوں کا رب ہو، یا نصیری کا خدا شوکت  
خدا کا ہوگماں جس پر، علیؑ ہونا ضروری ہے

## مَنْصِبِ عَلِیؑ

مزدور بھی، سلطان بھی اور عقدہ کشا بھی  
مخلوق کا مولا بھی ہے، خالق کی رضا بھی  
اک وقت میں دو قیمتی منصب ہیں علیؑ کے  
اللہ کا بندہ بھی، نصیری کا خدا بھی

## عِبَادَت

علیؑ ولی سا نہیں ہے کوئی نبی کے سوا  
یہی عقیدہ حقیقت میں اک سعادت ہے  
تمہارے پاس عبادت گذار ہوں گے مگر  
علیؑ وہ ہے کہ جسے دیکھنا عبادت ہے

ع: سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے النظر الی  
وجہ علی عبادۃ کہ حضرت علیؑ کے چہرے کی زیارت کرنا عبادت ہے۔  
ملاحظہ فرمائیں: بشارۃ المصطفیٰ صفحہ ۱۹۲۔ امالی شیخ طوسی جلد ۱ صفحہ ۳۶۰۔ بحار الانوار  
جلد ۳۸ صفحہ ۱۹۵۔ مآۃ منقبتہ صفحہ ۱۳۹۔

اس کے علاوہ یہ حدیث درج ذیل کتب السنن میں بھی موجود ہے  
تاریخ بغداد جلد ۲، صفحہ ۵۲۔ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۴۔ حلیۃ الاولیاء جلد ۲،  
صفحہ ۱۸۲۔ لسان المیزان جلد ۱ صفحہ ۲۲۲۔ الریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۹۔ البدایہ  
والنہایہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۷۔ ذخائر العقبیٰ صفحہ ۹۵۔ تاریخ الخلفاء صفحہ ۶۶۔ المستدرک  
علی الصحیحین جلد ۳ صفحہ ۱۴۱۔ فرائد السمطین جلد ۱ صفحہ ۱۸۲۔ مجمع الزوائد جلد ۹  
صفحہ ۱۱۹۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۳۰۔

## خِراجِ عِشْقِ

یا علیؑ! تیرا حسیں نام بھلا لگتا ہے  
تیری نسبت سے یہ اسلام بھلا لگتا ہے  
لوگ کہتے ہیں ترے عشق میں کافر مجھ کو  
اور مرے دل کو یہ الزام بھلا لگتا ہے

## باتیں

نگرنگریں، چمن چمن میں، کلی کلی میں علیؑ کی باتیں  
مرا وظیفہ ہے روز کرنا، کلی کلی میں علیؑ کی باتیں  
علیؑ کی مجلس، علیؑ کا جلسہ کیا کرو مسجدوں میں لوگو  
سرور آتے گا جب بھی ہوں گی علیؑ کے گھر میں علیؑ کی باتیں

## بندگی

جو اپنے ہر عمل کو دین ہونے کی سند کر دے  
خدا میں اتنا کھو جائے کہ پالنے کی حد کر دے  
علیؑ تاریخ انسانی میں وہ ذیشان بندہ ہے  
جو شان بندگی لے لے، خدائی مسترد کر دے

فرد رابع میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جس میں نصیری نے حضرت امیر المومنین  
علیؑ بن ابیطالبؑ کو بارہا کہا کہ آپ (معاذ اللہ) خدا ہیں اور مولانا مسلسل انکار فرماتے  
رہے کہ نہیں میں خدا نہیں ہوں بلکہ عبد خدا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔  
بحار الانوار جلد ۲۵ صفحہ ۲۸۵ مناقب آل ابیطالب جلد ۲ صفحہ ۲۲۴۔ رجال کشی صفحہ ۱۹۸

## لَا عِوَتْ خَيْرُ

شراب بنتی ہے سرکہ علیؑ کے روضے پر  
یہ دیکھ میرے علیؑ کیا کٹال کرتے ہیں  
علیؑ کے در پہ تو، آج ہے اب بھی وقتِ نجات  
علیؑ حرام کو اب بھی حلال کرتے ہیں

معجزاتِ مرقدِ امیر المومنینؑ اس قدر زیادہ ہیں کہ اُن کا احصاء ممکن نہیں یہاں  
ایک مشہور معجزے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔  
کچھ لوگ امیر المومنینؑ کی ضریح اقدس کے پاس شراب چھپا کر لے گئے تو  
وہ سرکہ میں تبدیل ہو گئی اور پھر اس عمل کو بار بار آزمایا گیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔  
جل المتین فی معجزاتِ امیر المومنینؑ بعد التدفین۔

## مِثَالُ نَائِكٍ

جنہیں خبر نہ ہو، اشرف ہے بس علیؑ کا شہر  
وہ بابِ علم سے لینے شرف نہیں جاتے  
ترے عمل سے اے نادریہ آشکار ہوا  
کوئی بھی دور ہو، کتے، نجف نہیں جاتے

شاعر مودت جناب شوکت رضا شوکت صاحب مجالس میں یہ قطعہ اور واقعہ نادر  
بادشاہ کے نام سے پڑھتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے دورِ قمر میں حسینیہ پاکستانیہ لائبریری  
میں موجود ایک اردو مجلہ الواغظ میں یہ واقعہ نادر بادشاہ سے منسوب پڑھا تھا۔  
حالانکہ یہ مشہور و معروف واقعہ کتابوں میں ہارون رشید کے نام سے مرقوم ہے۔  
ملاحظہ فرمائیں۔

ارشاد القلوب جلد ۲ صفحہ ۴۳۵۔ بحار الانوار جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۹۔ فرح الغری صفحہ ۱۱۹،  
الارشاد جلد ۲ صفحہ ۲۶۔ الخراج والخراج جلد ۲ صفحہ ۲۳۲۔ مفاتیح الجنان مترجم اردو  
صفحہ ۳۳۱ وغیرہ۔

غدیروہ دن ہے جب محمدؐ نے حق کو اپنی جگہ بٹھایا  
 غدیروہ دن کہ جب نبیؐ نے علیؑ کو اپنا وصی بنایا  
 غدیروہ خوف جس نے دشمن کو آتش کرب میں جلایا  
 غدیروہ یاد جس نے مومن کے دل میں فردوس کو بسایا

غدیروہ خار جو عدو کے گلے میں اب تک لٹک رہا ہے  
 غدیروہ باغ ہے جو مومن کے دل میں اب تک مہک رہا ہے

رسولؐ منبر پر جا کے بولے، ایسے ہیوم حساب آجا  
 ضعیف اسلام نے صدا دی کہ دین حق کے شباب آجا  
 غدیروہ کی بلند یوں پر زمین سے تو تراب آجا  
 خدا کے دیں کا نصاب روح کتاب و چراغ آجا

مقام تیرا بلند تر ہے، قریب عالی مقام آجا  
 نبیؐ آخر بلا رہا ہے، جہتوں کے پہلے امام آجا

## جشنِ غدیرؑ

مناسبت عید غدیر ۱۸ ذی الحجہ

شفق سے لے کر فلک تک ہر ہنکے رنگوں کو ساز بختا  
 فرشتگانِ عدن نے لفظوں کو اپنے من کا گداز بختا  
 حروف کو جس طرح خدا نے سرورِ عجز و نیاز بختا  
 اتر کے شاعر کے دل میں روح الایمنؑ اسریؑ کا راز بختا

یہ سب میسر ہوا تو دل نے کہا کہ شانِ امیرؑ لکھو  
 وضو کرو، پھر درود پڑھ کر قلم سے جشنِ غدیرؑ لکھو

غیر کیا ہے؟ تراب پہ تاج پوشی تو تراب کا دن  
غیر کیا ہے؟ علیؑ کی توصیف میں نبیؐ کے خطاب کا دن  
غیر کیا ہے؟ شریعتِ مصطفیٰؐ پہ کامل شباب کا دن  
غیر کیا ہے؟ علیؑ کے مُنکر پہ کبریا کے عذاب کا دن  
غیر کاںٹوں کی سسز میں پرگلابِ عصمت کی صُوت بھی ہے  
غیر، مومن کی زندگی ہے غیر مُنکر کی موت بھی ہے

۱۔: خطبہ غیر کی طرف اشارہ ہے۔ جو آن حضرتؐ نے ۸ رزی الحجۃ کو حجۃ الوداع سے واپسی پر مقامِ غیر خُرم پر دیا اور اُس میں حضرت علیؑ علیہ السلام کے فضائل بیان فرمایا اور بعد ازاں من کنت مولاهُ فہذا علیؑ مولا کا اعلان فرمایا۔

ملاحظہ فرمائیں: الاحتجاج للطبرسی جلد ۱، صفحہ ۵۵ تا ۶۷۔

۲۔: مُنکر ولایت علیؑ، حارث بن نعان فہری کے واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے درج ذیل کتب ملاحظہ فرمائیں۔

نور الابصار صفحہ ۷۱۔ تذکرۃ النخا ص ۳۰۔ سیرۃ جلیہ جلد ۳ صفحہ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ الفصول الہمہ فرامد السمیٹین جلد ۱، صفحہ ۸۲ فیض القدر جلد ۱، صفحہ ۲۱۷ وغیرہ

علیؑ نبیؐ کے قریب پہنچے کہ نور کے پاس نور آیا  
کلیم کے پاس جیسے خود ہی لشکرِ جبروتؑ طور آیا  
نبیؐ و صبیؑ کو اٹھا کے بولے، صفاتِ رب کا ظہور آیا  
یہ وہ ہے جس کو جہاں بھی جس نے جدھر بُدایا ضرور آیا

علیؑ کا یہ ارتقاء خُدا کی نظر میں کیا ارجمند ہوگا  
جو خود علیؑ تھا نبیؐ کے ہاتھوں پہ آ کے کتنا بلند ہوگا

علیؑ صراط و سبیل بھی ہے، علیؑ تمہارا کفیل بھی ہے

علیؑ کا منصب جلیل بھی ہے، علیؑ کی مدحت طویل بھی ہے

علیؑ ہمارا وکیل بھی ہے، علیؑ خُدا کی دلیل بھی ہے

علیؑ کا مومن عقیل بھی ہے، علیؑ کا مُنکر ذلیل بھی ہے

حقیقتاً مجھ سے جنگ ہو گئی اگر تم اُلجھو گم سے علیؑ سے

یہاں علیؑ تھے وہاں علیؑ تھے بتاؤ بھاگو گے کس علیؑ سے

## مِلْمَانِ

مَت سوچ کہ ہر اک نوکر کو سلطان سمجھ میں آ جائے  
 ممکن ہی نہیں ہر قاری کو قرآن سمجھ میں آ جائے  
 مقدادؓ ابو ذرؓ قنبرؓ اور غارؓ بھی جیون بھر شوکت  
 مصروف رہے اس کوشش میں سلمانؓ سمجھ میں آ جائے

## مَشْبُورِ لَا

آپس میں ہم کو برسِ پکارِ مت بنا  
 فکرِ بشر کو ظلم کی تلوارِ مت بنا  
 ہم لوگ حیدری ہیں ہمیں بے سبب چھڑ  
 سلمانؓ رہنے دے ہمیں مختارِ مت بنا

علیؑ دلوں کا نگین بھی ہے، علیؑ امامِ مبین بھی ہے  
 علیؑ سراپا ہے گلِ ایمان، وجہ تکمیلِ دین بھی ہے  
 علیؑ کا چہرہ، خدا کی صورت، علیؑ ہر اک سے حسین بھی ہے  
 علیؑ ولی بھی، علیؑ علیؑ بھی، رسولؐ کا جانشین بھی ہے  
 نبیؐ کا فرمان تو یہی ہے کہ دین کی اصل بس علیؑ ہے  
 تمہاری مرضی جسے بنا لو، مگر بلا فصلؑ بس علیؑ ہے

## بتول

جگر کی جُز نہیں، جُز وِ رسولؐ کہتے ہیں  
جو اہل حق ہیں وہ بابِ قبول کہتے ہیں  
جو ہر طرح کی نجاست سے پاک ہو شوکت  
اُسے زبانِ وحی میں بتولؑ کہتے ہیں

۱: حدیثِ رسالت الفاطمة بضعة منی کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲: حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد مصطفیٰؐ سے پوچھا گیا ما بتول کہ بتول کسے کہتے ہیں؟ کیونکہ ہم نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ان مریم بتول و فاطمة بتول کہ حضرت مریم علیہا السلام بتول تھیں اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی بتول ہیں۔ تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: التي لعمرة قط أی لم تحض کہ بتول اُس عورت کو کہتے ہیں جس نے زندگی بھر وہ ”سُرخی“ کبھی نہ دیکھی ہو جو عموماً عورتیں ہر ماہ سات یا دس دن تک دکھتی ہیں۔ یہ روایت درج ذیل کتب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ بحار الانوار۔ جلد ۲۴ صفحہ ۱۵۰ علل الشرائع باب نمبر ۴۲ صفحہ ۱۸۱ وغیرہ

## صلہ

حُزن نے جو ہاتھ باندھ کے سر کو جھکا دیا  
مولانا نے اپنی شانِ مطابق صلہ دیا  
ماں کا رُومال باندھ کے زیہرا کے لعل نے  
اُس کی جبیں سے داغِ ندامت مٹا دیا

تاریخ اور مقتل کی کتابوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ روزِ عاشورہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے جنابِ حُر کی پیشانی والے زخم پر ایک رومال باندھ دیا تھا تاکہ خون بند ہو جائے۔ اس سے آپ کا عظیم المرتبت ہونا ثابت ہوتا ہے تفصیل کے لئے دیکھیں۔ الانوار النعمانیہ جلد ۳ صفحہ ۲۶۶۔ درک بلاچہ گذشتہ ۳۲۵



## نَسَلِ اِمَامِ

وہ بیٹی محمدؐ کو خدیجہؓ سے ملی ہے  
تاریخ نے لکھا ہے جسے اصل محمدؐ  
ہاں بنت خدیجہؓ ہی کے بیٹے ہیں وہ شوکت  
قرآن بتاتا ہے جنہیں نسل محمدؐ

۱۔ بخند و مہ کنین حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ایک کینت ام ایبہا بھی ہے  
اسی کینت کا ترجمہ اصل محمد کیا گیا ملاحظہ فرمائیں بحار الانوار جلد ۳۴ صفحہ ۱۶ مناقب آل ابیطالب جلد ۱  
۲۔ آیت مباہلہ میں اَبْنَاؤُنَا وَاَبْنَاؤُكُمْ سے مراد حضرت امام حسن علیہ السلام اور  
حضرت امام حسین علیہ السلام، ہیں تفسیر طبری جلد ۲ صفحہ ۲۹۹۔ تفسیر ابن کثیر  
جلد ۲ صفحہ ۳۷۰۔ تفسیر قرطبی جلد ۴ صفحہ ۱۰۴۔ فتح القدیر جلد ۱ صفحہ ۳۴۷۔ تفسیر کبیر  
جلد ۲ صفحہ ۲۹۹۔ تذکرۃ الخواص صفحہ ۱۷۔ تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۶۹۔ صواعق محرقة  
صفحہ ۷۲۔ تفسیر الکشاف جلد ۲ صفحہ ۳۶۸۔ اسباب النزول صفحہ ۶۷

## بِضْعَةٍ مِّنِّي

کیوں نہ عصمت کچے جہاں کی ہو وہ ملکہ شوکت  
جس کی تعظیم شہنشاہ عرب کرتے تھے  
کب اٹھا کرتے تھے بیٹی کے لئے میرے نبی  
وہ تو اک جزو رسالت کا ادب کرتے تھے

۱۔ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ کانت اذا دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم قام الیہا وقبلہا وأجلسہا فی مجلسہ۔ کہ جب بھی جناب سیدہ  
فاطمہ سلام اللہ علیہا نبی اکرمؐ کے پاس آتی تھیں تو آپؐ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے  
تھے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے تھے اور ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے۔ ترمذی شریف  
جلد ۲ صفحہ ۳۱۹ اور بیہ روایت باختلاف الالفاظ بحار الانوار جلد ۳۴ صفحہ ۲۵۔ امالی  
شیخ طوسی بیہ اور کشف الغر جلد ۲ صفحہ ۷۹ وغیرہ میں موجود ہے۔

۲۔ رسول پاکؐ فرماتے ہیں: ان فاطمة بضعة منی بشیک فاطمہ میرا ٹکڑا ہے  
بحار الانوار جلد ۳ صفحہ ۵۴، ۹۳ مناقب آل ابیطالب جلد ۲ صفحہ ۲۳۲۔ امالی شیخ طوسی  
بضعة کو بَضْعَةٌ اور بَضْعَةٌ یعنی کچے اوپر زرباب کے نیچے زیر دونوں طرح سے پڑھا

زینبؓ کے ناما جان محمدؐ رسول ہیں  
 نانی خدیجہؓ باپ علیؓ، ماں بتولؓ ہیں  
 بھائی حسنؓ، حسینؓ جو عصمت کے پھول ہیں  
 سب انما یرید کی ستارن نزول ہیں

زینبؓ کے دادا جان کا عمران نام ہے  
 زینبؓ کی دادی فاطمہؓ عالی مقام ہے

زینبؓ فروع دین تھی، دین کا اصول تھی  
 ہر اک قدم پہ صورتِ بنتِ رسولؐ تھی  
 صبر و رضا کی راہ میں مشلِ بتولؓ تھی  
 گلزارِ اہلبیتؑ کی خوشبو تھی پھول تھی

زینبؓ کہیں حسینؓ کہیں پر حسنؓ بنی  
 کہنے کو ایک تن تھیں مگر نیچتر بنی

باپ کی زینت  
 رسولؐ کے جز کا لخت، زینبؓ  
 مزاج چٹدر کا بخت، زینبؓ  
 حسینیتؑ کی فتح کا پرچم  
 یزیدیت کی شکستِ زینبؓ

سیدہ زینبؓ

بنتِ علیؓ، علیؓ کی طرح سرفراز ہے  
 زینبؓ، خدا کی شان، محمدؐ کا ناز ہے  
 زینبؓ، رضا و صبر کی جائے نماز ہے  
 زینبؓ، نبیؐ کے دین کی عمر دراز ہے

زینبؓ وفا کی رُوحِ شریعت کی جان ہے  
 بے سایہ دینِ حق کے لئے سائبان ہے

# فَسِيلًا

اوج کمال، حُسن کرامات پانچ ہیں  
جن سے خدا ملا ہے وہ آیات پانچ ہیں  
آدم کی جن کے صدقے میں توبہ ہوئی قبول  
قرآن کہہ رہا ہے وہ کلمات پانچ ہیں

سورہ بقرہ آیت نمبر ۳ کی طرف اشارہ ہے فَتَلَقَىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ  
حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے (ان کی برکت) اللہ تعالیٰ  
نے حضرت آدمؑ کے اُس بے عمل فعل سے درگزر کیا۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
رسول پاک سے پوچھا: وہ کلمات کون سے تھے جو حضرت آدمؑ نے اللہ تعالیٰ سے سیکھے  
اور سوال کیا تھا اور ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اُن سے درگزر کیا تھا؟ تو آنحضرتؐ نے  
فرمایا سَأَلَهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَلَا تَبْتَ عَلَيَّ  
فتاب علیہ کہ حضرت آدمؑ نے اللہ تعالیٰ کو پختن پاک، محمدؐ، علیؐ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے  
حق کا واسطہ دے کر سوال کیا کہ مجھ سے درگزر فرما تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے درگزر

زینبؓ چلی تو جبر کا سورج پلٹ گیا  
قدموں کی چاپ سُن کے ستم ڈر کے ہٹ گیا  
ظالم امیرِ شام کا تختہ الٹ گیا  
خطبوں کے دائرے میں زمانہ سمٹ گیا  
کیا کہئے کیسی کیفیتِ غرب و شرق تھی  
یعنی جبینِ شام پسینے میں غرق تھی

زینبؓ، امورِ امرا الہی کی جوت ہے  
زینبؓ، فیصلِ جبر میں بھی حق کی صوت ہے  
زینبؓ، یزیدیت کے ارادوں کی موت ہے  
زینبؓ، نہ ہو تو مقصدِ شبیر فوت ہے

بیعت کا ذکر جس نے کیا تھا امامؑ سے  
زینبؓ، زبان کاٹ کے لائی وہ شام سے

# سَعِيكُمْ مُشْكُورًا

سنو، اُن کی رگوں میں ذی تقدس خون ہوتا ہے  
وہ جب بھی جو بھی کہہ دیں دین کا قانون ہوتا ہے  
یہ اہل بیتؑ احمدؑ کو ملا ہے مرتبہ شوکت  
کرم بندوں پہ کرتے ہیں خُدا مُمْنُون ہوتا ہے

سورہ دہر کی آیت نمبر ۲۲ اِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعِيكُمْ  
مُشْكُورًا۔ کی ترجمانی کی گئی ہے۔ مکمل سورہ دہر اہل بیت علیہم السلام کی شان میں  
نازل ہوئی ہے۔ اور یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ کتب اہل سنت میں درج ہے۔  
ملاحظہ فرمائیں۔

شواہد التنزیل جلد ۲ صفحہ ۲۹۸۔ کفایۃ الطالب صفحہ ۳۳۵۔ تذکرۃ الخواص صفحہ ۲۱۲  
نور الابصار صفحہ ۱۰۲۔ تفسیر الکشاف جلد ۲ صفحہ ۶۷۰۔ تفسیر روح المعانی جلد ۲۹ صفحہ ۱۵۷۔  
تفسیر البکیر جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۳۔ اسباب النزول صفحہ ۲۹۶۔ فتح القدير جلد ۵ صفحہ ۳۳۹۔  
تفسیر الدر المنثور جلد ۶ صفحہ ۲۹۹۔ ذخائر العقبیٰ صفحہ ۸۸۔ مطالب السؤل جلد ۱  
صفحہ ۸۸۔ العقد الفرید جلد ۵ صفحہ ۹۶۔ تفسیر الخازن جلد ۷ صفحہ ۶۹۔ تفسیر البیضاوی جلد ۵  
صفحہ ۱۶۵۔ تفسیر النسفی جلد ۲ صفحہ ۳۱۸۔ فرآء السطین جلد ۵ صفحہ ۵۳۔ حدیث ۳۸۳

فرمایا۔ ملاحظہ فرمائیں: امامی شیخ صدوقؒ مجلس ۱۸ صفحہ ۷۰۔ الخصال صفحہ ۱۳۰۔  
معانی الاخبار صفحہ ۳۲۔ بحار الانوار جلد ۲۶ صفحہ ۳۲۲۔ اور کتب اہل سنت میں سے تفسیر  
الدر المنثور جلد ۶ صفحہ ۶۷۰۔ زینایع المودۃ صفحہ ۹۷، اور مناقب علی بن ابی طالب لابن  
مغازلی صفحہ ۶۳ پر بھی یہ روایت درج ہے۔

## سفینہ نجات

مکے میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا  
شوقِ نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا  
بچنا ہے گر تلامیہ میں دانِ حشر سے  
تو اہل بیتِ حق کے سفینے میں بیٹھ جا

۱۔ یہ مطلب حدیثِ سفینہ سے ماخوذ ہے۔ رسولِ پاک فرماتے ہیں مثلِ اہلبیتی  
کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف عنها غرق یہ حدیث  
باختلاف الالفاظ درج ذیل کتبِ اہلسنت میں مرقوم ہے جلیۃ الاولیاء جلد ۲ صفحہ ۳۰۶  
مناقب علی اللہ غازی صفحہ ۱۳۲ حدیث نمبر ۱۷۱۔ ذخائر العقبیٰ صفحہ ۲۰۔ مجمع الزوائد جلد ۹  
صفحہ ۱۶۸۔ الجامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۱۳۲۔ الفتح البکیر جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۔ فرائد السمیعین  
جلد ۲ صفحہ ۲۲۶ کفاۃ الطالب صفحہ ۲۷۸۔ المعجم الصغیر جلد ۲ صفحہ ۲۲۔ الصواعق المحرقة صفحہ ۹۱  
اور شیعہ کتب میں بشارۃ المصطفیٰ صفحہ ۸۸۔ امالی شیخ طوسی صفحہ ۵۹ وغیرہ

ساتھ

محشر تک نہ ہوں گے جدا، ساتھ ساتھ ہیں  
اک دوسرے پہ ہوں گے فدا، ساتھ ساتھ ہیں  
قرآن پڑھ کے نیرے پہ شہ نے بتا دیا  
قرآن و اہل بیتِ سدا، ساتھ ساتھ ہیں

۱۔ : فرمانِ نبوی ہے اَنْ تَارَكَ فِيْكُمْ الثَّقَلَيْنِ، کِتَابِ اللّٰہِ وَ عِتْرَتِیْ  
اٰہْلِیَّتِیْ مَا اَنْ تَمْسُکْتُمْ بِہِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ وَلَنْ یَّفْتَرِقَا حَقِّیْ  
یُرِدْ عَلٰی الْحَوْضِ یہ حدیث کتبِ فریقین میں حدیثِ ثقلین کے نام سے درج ہے  
آنحضرت نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو گراں بہا چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں  
ایک اللہ کی کتاب یعنی قرآن مجید اور دوسری میری عمرت یعنی میرے اہل بیت  
اگر تم ان دونوں سے متمسک رہو گے تو میرے بعد ہر گز گمراہ نہ ہو گے ولن یفترقا  
حتیٰ یرد علیّ الحوض اور یہ دونوں (قرآن و اہلبیت) ہرگز جدا نہ ہوں گے  
یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر (قیامت کے دن) وارد ہوں گے۔

یہ حدیث درج ذیل کتبِ اہل سنت میں باختلاف الفاظ موجود ہے۔

فرائد السمیعین جلد ۲ صفحہ ۱۳۳۔ الصواعق المحرقة صفحہ ۱۲۸۔ اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۔  
تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۱۳۔ کنز العمال جلد ۱۵۲ صفحہ ۱۵۲۔ صحیح الترمذی جلد ۵ صفحہ ۳۲۹



# سند حدیث کساء

علامہ محمد باقر المجلسی صاحب بحار الانوار کے شاگرد رشید علامہ شیخ عبد اللہ بحرانیؒ نے اپنی کتاب عوالم العلوم کی جلد نمبر ایس حدیث کسار کے متن کو نہایت قوی اسناد کے ساتھ درج فرمایا ہے۔

سنیدیں اُن مشہور و معروف بزرگ صاحب اجازہ شیعہ علماء کرام و آیات عظام کے نام ہیں جو مذہب شیعہ خیر البریہ کے ستون سمجھے جاتے ہیں۔  
حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائی شہاب الدین نجفی مرعشیؒ نے اس سند متصل کو احقاق الحق میں درج فرمایا ہے۔

ہم یہ متن حدیث کسار اور سند اُن کی کتاب احقاق الحق سے لکھ رہے ہیں۔  
علامہ شیخ عبد اللہ بحرانیؒ صاحب عوالم العلوم نے روایت کی ہے۔

علامہ سید ہاشم حسینی بحرانیؒ صاحب تفسیر البرہان سے

انہوں نے اپنے استاد علامہ سید باجد بحرانیؒ سے

انہوں نے علامہ شیخ حسن بن زین الدین شہید ثانیؒ سے

انہوں نے علامہ مقدس اردبیلیؒ سے

انہوں نے علامہ شیخ علی بن عبد العالی الکرکیؒ سے

انہوں نے علامہ شیخ بن ہلال الجزائریؒ سے

انہوں نے علامہ احمد بن فہد علیؒ سے

انہوں نے علامہ علی بن الخازن الحارثیؒ سے

انہوں نے علامہ شیخ ضیا الدین علی پسر شہید اول سے

انہوں نے اپنے والد شیخ شمس الدین شہید اول سے

انہوں نے فخر الحقیقین علامہ علیؒ سے

انہوں نے اپنے والد علامہ یوسف بن المہر سے

انہوں نے اپنے استاد علامہ نجم الدین جعفر بن حسن صاحب شرائع الاسلام سے

انہوں نے اپنے استاد علامہ ابن نما علیؒ سے

انہوں نے علامہ محمد ادریس علیؒ سے

انہوں نے علامہ ابن حمزہ طوسیؒ صاحب اثاقب فی المناقب سے

انہوں نے اپنے استاد علامہ محمد بن شہر آشوب سے

انہوں نے علامہ احمد بن علی طبرسیؒ صاحب الاحتجاج سے

انہوں نے اپنے استاد علامہ حسن بن محمد طوسیؒ سے

انہوں نے اپنے والد شیخ الطائفہ علامہ شیخ طوسیؒ سے

انہوں نے اپنے استاد علامہ شیخ مفیدؒ سے

انہوں نے اپنے استاد علامہ ابن قولویہ قتیؒ سے



انہوں نے اپنے استاد علامہ محمد بن یعقوب کلینیؒ سے  
 انہوں نے علامہ علی بن ابراہیم قمیؒ سے  
 انہوں نے اپنے والد علامہ ابراہیم بن ہاشمؒ سے  
 انہوں نے علامہ احمد بن محمد بن ابی نصر البزنطیؒ سے  
 انہوں نے علامہ قاسم بنیحی الجلامہ الکوفیؒ سے  
 انہوں نے حضرت ابوبصیرؒ سے  
 انہوں نے حضرت ابان بن تغلبہؒ سے  
 انہوں نے حضرت جابر بن یزید جعفیؒ سے  
 انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؒ سے  
 اور انہوں نے محمد و مہ کوئین صدیقہ دایرین حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ  
 علیہا و علی ابیہا و علیہا و نبیہا، سے روایت کی ہے۔

## حَدِیثِ کِسَاء

صبا یہ کر مجھ پہ مہربانی کہ باسیانِ فلک سے کہدے  
 دُرِ انگلستانِ خلد جا کر، گلی گلی کی مہک سے کہدے  
 وہاں یہ موجود حُور و غلمان اور ہر اک ملک سے کہدے  
 بشرِ بشر کو پیام دیدے، نظرِ نظر کی چمک سے کہدے

بسبھی کریں دم بخود تو تجھ میں شانِ آلِ عباؑ سناؤں  
 زباں کو کوثر سے پاک کر کے تہیں حدیثِ کسائے سناؤں



جناب صدیقہ فاطمہؑ نے، ہے آپ جابر کو یہ بتایا  
 کہ ایک دن، اک حیار کا پکر، بقار کا پیغام لے کے آیا  
 نبیؐ کو، میرا بابا، خدا کا نور اپنے ساتھ لایا  
 مرے طہارت کدے پہ جیسے کیا ہوا برکرم نے سایہ  
 خدا کے محبوب مصطفیٰؐ نے دیا یہ اعلیٰ مقام مجھ کو  
 لب مبارک کو دے کے جنبش کیا ادب سے سلام مجھ کو  
 کہا رسالت مآبؐ نے اے تبول! کدے یہ مہربانی  
 میں ضعف محسوس کر رہا ہوں، مجھے اڑھادے کسایا مانی  
 اٹھا کے میں نے وہ پاک چادر، عظیم بابا کے تن پہ تارنی  
 نبیؐ کا پر نور ایسا چہرہ، شب دو ہفتہ کی اک کہانی  
 نبیؐ نے زہراؑ سے لے کے چادر زمانے بھر کو بتا دیا ہے  
 رولے زہراؑ کی ہے وہ برکت کہ جس میں اٹھ کو بھی شرف ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ  
 الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ نَبَتْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ  
 سَمِعْتُ فَاطِمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ ابْنُ رَسُولِ  
 اللَّهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ

قَالَ إِنِّي أَجِدُ فِي بَدَنِي ضَعْفًا فَقُلْتُ لَهُ  
 أُعِيدُكَ بِاللَّهِ يَا ابْنَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ  
 ابْتَيْنِي بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِيِّ فَغَطَّيْنِي بِهِ فَاتَّيْتُهِ  
 بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِيِّ فَغَطَّيْتُهِ بِهِ وَصِرْتُ أَنْظُرُ  
 إِلَيْهِ وَإِذَا وَجْهُهُ يَتَلَأَلُ لَوْ كَأَنَّهُ الْبَدْرُ فِي  
 لَيْلَةٍ تَمَامِهِ وَكَمَالِهِ

بس ایک لمحے کے بعد آیا مرا نفس الکلام بیٹا  
 زمانے بھر سے حسنِ مدبر، عظیمِ ناصح، امامِ بیٹا  
 کیا جو اُس نے سلام میں نے کہا بعد احترامِ بیٹا  
 میری نگاہوں کے نورِ دل کے ثمرِ علیک السلام بیٹا

حسن ہوئے اس طرح سے گویا، نبی کے قدموں کو چومتا ہوں  
 بتائیں اماں کہاں ہیں نانا میں اُن کی خوشبو کو سونگھتا ہوں

بتایا میں نے تمہارے نانا وہ سامنے ہیں ردائے نیچے  
 کیا حسن نے سلام اُن کو ادب سے آنکھیں جھکا کے نیچے  
 پھر اُس نے خیر الوری سے پوچھا، یہ ظلِ ربِّ علی نے نیچے  
 حضور! اگر مجھ کو ہوا جازت تو میں بھی آؤں کس کے نیچے

رسول بولے کہ حوض کوثر کے صاحبِ اختیار تم ہو  
 سلام تم پر ضرور آؤ مرے چمن میں بہار تم ہو

فَمَا كَانَتْ إِلَّا سَاعَةً وَإِذَا ابُولَدِي الْحَسَنُ قَدْ  
 أَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمًّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ  
 السَّلَامُ يَا قُرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ قَوَادِي فَقَالَ يَا أُمًّاهُ  
 إِنِّي أَشَمُّ عِنْدَكَ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّهَا رَائِحَةُ  
 جَدِّي رَسُولِ اللَّهِ

فَقُلْتُ نَعَمْ إِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ  
 الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا جَدَّاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَدْخُلَ  
 مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ  
 يَا وَلَدِي وَيَا صَاحِبَ حَوْضِي قَدْ أَذْنْتُ لَكَ  
 فَدَخَلَ مَعَهُ تَحْتَ الْكِسَاءِ

فَمَا كَانَتْ إِلَّا سَاعَةً وَإِذَا ابْنُ الْحُسَيْنِ قَدْ  
اقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّاهُ فَقُلْتُ  
وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا قُرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ  
فُؤَادِي فَقَالَ لِي يَا أُمَّاهُ إِنِّي أَشْمُ عِنْدَكَ رَائِحَةً  
طَيِّبَةً كَأَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّي رَسُولِ اللَّهِ

فَقُلْتُ نَعَمَ إِنَّ جَدَّكَ وَأَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَدَنِي  
الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا جَدَّاهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اخْتَارَهُ اللَّهُ تَأَذَّنُ  
لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ  
السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا شَافِعَ أُمَّتِي قَدْ أَذِنْتُ  
لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ

ہوئی تھی کچھ دیر گھر کے اندر وہ عرشِ عظیم کا زین آیا  
وہ دل کا میوہ، نظر کی ٹھنڈک حسن کا بھائی حسین آیا  
کیا جو اس سلام مجھ کو مری طبیعت کو عین آیا  
دیبا جواب سلام میں نے جو ہے مرا نور عین آیا  
حسین بولے فضا، معطر ہے لگتا ہے یہاں میں نانا

کہ بڑے فردوس آ رہی ہے بتائیں اماں کہاں ہیں نانا  
بتایا میں نے کساکے نیچے حسن ہیں اور انبیاء کا مایہ  
درودِ آلِ رسول پڑھ کے، حسین نانا کے پاس آیا  
سلام کر کے ادب سے قدموں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بتایا  
مرا بھی دل ہے مجھے میسر ہو آج نانا کساکا سایہ  
رسولِ برحق نے پھر صدا دی ہماری آنکھوں کے نور آؤ  
کرو گے اُمت کی ہشر کے روز، تم شفاعتِ ضرر آؤ

پھر ایک لمحے کے بعد گھر میں امین راز وحی کو دیکھا  
 کھڑی ہوئی احترام کو میں ہویدا نور علی کو دیکھا  
 علی نے مجھ پر سلام بھیجا تو میں نے نور علی کو دیکھا  
 کہا علیک السلام میں نے مسرتوں سے لی کو دیکھا

علی یہ بولے کہاں میں خوشبو لسی ہے کیا مصطفیٰ میکس ہیں؟  
 ہمارا دل ہم سے کہہ رہا ہے تمہارے بابا یہیں کہیں ہیں  
 کہا یہ میں نے کسا کے نیچے، سچی ہوئی انجمن وہاں ہے  
 ہمارے جنت نظیر گھر میں، بنی ہوئی اک عدن وہاں ہے  
 اسی لئے ہے فضا معطر، کہ نوریوں کا چین وہاں ہے  
 رسول بھی ہیں حسین بھی ہے ہمارا بیٹا حسن وہاں ہے

علی نبی کے قریب جا کر ادب سے بولے سلام آقا  
 کسا میں آنے کو جی ہے چاہتا، مجھے عطا ہو تمام آقا

فَاقْبَلْ عِنْدَ ذَاكَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي  
 طَالِبٍ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ  
 فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَيَا أَمِيرَ  
 الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ إِنِّي أَشْفَعُ عِنْدَكَ  
 رَاحَةَ أَخِي وَابْنِ عَمِّي رَسُولِ اللَّهِ

فَقُلْتُ نَعَمْ هَاهُوَ مَعَ وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ  
 فَاقْبَلْ عَلِيُّ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ لِسَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكُونَ مَعَكُمْ  
 تَحْتَ الْكِسَاءِ

قَالَ لَهُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَخِي وَيَا وَصِيَّيْ  
وَحَلِيفَتِي وَصَاحِبَ لَوَائِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ  
فَدَخَلَ عَلَيَّ تَحْتَ الْكِسَاءِ

ثُمَّ أَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا أَبْتَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكُونَ  
مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ  
يَا بِنْتِي وَيَا بَضْعَتِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلْتُ  
تَحْتَ الْكِسَاءِ

علیؑ سے خیر الوریؑ یہ بولے، میزانِ رحمت کی زندگی ہو  
مرے علمدار، مومنوں کے اُداس لمحوں میں تم ہنسی ہو  
ہو فضل و رحمت کا تم صحیفہ مرے خلیفہ، انھی وصی ہو  
کسائیں آنے سے کون روکے تمہیں اللہ کے مملولی ہو

کہا نبیؐ نے مری طرح سے جہاں میں عالی مقام تم ہو  
کہ دو جہاں کا رسولؐ میں ہوں تو دو جہاں کے امام تم ہو

بتولؑ کہتی ہیں پھر میں بابا کے پاس جاکے ادب سے بولی  
سلام کہہ کے رسولؐ حق کو، رسولؐ عالی نسب سے بولی  
مجھے اجازت ہے میں بھی آؤں یہ شہنشاہِ عرب سے بولی  
اس انجمن میں جگہ عطا ہو میں بے سہاروں کے رب سے بولی  
رسولؐ بولے سلام تم پر میں آج ختمِ الرسلؐ نہ ہوتا  
کسا سبھی ہی تم سے لئے ہے تو جہنم نہ ہوتی میں گل نہ ہوتا

فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيعًا تَحْتَ الْكِسَاءِ أَخَذَ ابْنُ  
رَسُولِ اللَّهِ بِطَرَفِ الْكِسَاءِ وَأَوْمَى بِيَدِهِ  
الْيُمْنَى إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ  
أَهْلُ بَيْتِي

وخاصَّتِي وَحَامَّتِي لِحُمِّهِمْ لَحْمِي وَدَمُهُمْ  
دَمِي يُؤْلِمُنِي مَا يُؤْلِمُهُمْ وَيَحْزِنُنِي مَا يَحْزِنُهُمْ  
أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسَلْمٌ لِمَنْ  
سَالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَمُحِبٌّ  
لِمَنْ أَحَبَّهُمْ

بتوں کرتی ہیں پھر روایت کسائیں ہم پانچ گلبدن تھے  
رسول جنین رضی میں کساکے سائے میں نیچے تھے  
نبیؐ نے تھامے جو میری چادر کے دو کنارے تو خذہ زن تھے  
فلک کی جانب کیا اشارہ، لبوں پہ یہ لفظ موجزن تھے

الہی تو، رحمتوں کو اپنی آثار ان پر سمیت میرے  
علیٰ حسنؑ اور حسینؑ زہراؑ ہی ہیں بسا اہلیت میرے  
میں ان کا حامی یہ میرے حامی انہیں وحدت کی آبرو ہے  
جو لحم ان کا وہ لحم میرا، ابو جو ان کا، مرا ہو ہے  
انہیں جو دکھ دے مجھے وہ دکھ دے عدو جو ان کا مرا عدو ہے  
یہ جن سماں میں ان سماں جو ان کو چاہے وہ سرخرو ہے

کریں جو ان صلح انہیں سے مجھے صلح کی اُمنگ ہوگی  
جو ان جب اور جہاں لڑے گا، حقیقتاً مجھے جنگ ہوگی

یہ سب ہیں مجھ سے، میں ہوں انہیں سے تو بھیج خالق درود ہم پر  
 تو اپنی برکت اور اپنی رحمت کا بے بہا کرو درود ہم پر  
 تو رحمتیں بے حساب کر دے نہ باندھ یارب حد درود ہم پر  
 یہی دُعا ہے کہ ہونہ طاری، ترے کرم کا جمود ہم پر  
 ہمیں جو خود سنا سمجھ رہے ہیں تو، اُن کی فکر وں کو چاک کھنا  
 طہارتوں کو ہونا زہم پر کچھ اس طرح ہم کو پاک کھنا  
 نبیؐ نے زیرِ کسا بھجوانگی دُعائے رحمت اذانِ دُلو  
 بلند یوں پر خدائے برحق نے یہ کہا ہے جہانِ دُلو  
 میں آج اعلان کر رہا ہوں، سُنو مرے آسمانِ دُلو  
 تم اپنی خلقت کا راز سُن لو، فلک پہ نورِ مکی دُلو  
 ہر ایک طاقتِ لے کی توجہ کہ حقِ حقیقت بتا رہا ہے  
 یہ بات اتنی اہم ہے خالقِ قسم خود اپنی ہی کھا رہا ہے

إِنَّهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ  
 وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَغُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ  
 عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَأَذْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَ  
 طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا

فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلَأْتُكِ وَيَا سُكَّانَ  
 سَمَاوَاتِي



بزرگ و برتر خدا یہ بولا، نہ آسمان کی چھت سجاتا  
 نہ ہوتا سورج و مکنے والا، نہ چاند کو پُرسید بناتا  
 ہواؤں کی یہ ہوا نہ ہوتی، کبھی نہ فرشتے میں بچھاتا  
 نہ میں سمندر کو خلق کرتا، نہ اُس کی موجوں میں جوش آتا  
 نبیؐ نہ ہوتے، ملک نہ ہوتے، نہ خُلد ہوتی چمن نہ ہوتے  
 غرض کہ کوئی بھی شے نہ ہوتی اگر مرے تختِ نبیؐ نہ ہوتے

امیں بُرج وحی نے پوچھا، یہ کون ہیں فی مقامِ یارب؟  
 عجب ذواتِ مُقدسہ ہیں، تو ان پہ بھیجے سلامِ یارب  
 وہ جن کی خاطر میں نبیؐ ہئے، فلک نے پایا قیامِ یارب  
 ہماری تخلیق جن کا احسانِ تبارے اُن سب کے نامِ یارب  
 جوابِ قدرتِ بلا فرشتہ، یہی نبوت کا ہے خزانہ  
 یہ میری پہچان کا ذریعہ، یہی محمدؐ کا ہے گھرانہ

إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَّبْنِيَّةً وَلَا أَرْضًا  
 مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا مُنِيرًا وَلَا شَمْسًا مُضِيَّةً  
 وَلَا فَلَكَائِدُورًا وَلَا بَحْرًا يُجْرِي وَلَا فُلُكًا  
 يَسْرِي إِلَّا فِي مَحَبَّةٍ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِينَ  
 هُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ

فَقَالَ الْأَمِينُ جِبْرِائِيلُ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ  
 الْكِسَاءِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ هُمْ أَهْلُ بَيْتِ  
 النَّبِيِّ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ



کس کے ساتھ میں کون ہیں؟ جو خدا قصیدہ سنارہا ہے  
یہ فاطمہؑ ہیں، یہ اُن کے بابا، خدا تعارف کر رہا ہے  
یہ اُن کا شوہر یہ اُن کے بیٹے، ملائکہ کو دکھا رہا ہے  
بتولؑ کے نام سے تعارف کر کے سب کو بتا رہا ہے

بس اہلبیتؑ نبیؑ وہی ہیں جو نبیؑ میں شمار ہوں گے  
وہ اہلبیتؑ رسولؑ ہیں جو بتولؑ کے رشتہ دار ہوں گے

یہ جبریلؑ امین بولے، حضور اللہؐ سر جھکا کر  
اگر اجازت ہو مجھ کو خالق تو میں بلوں نیچتین میں جا کر  
ملی اجازت تو سر جھکایا، ملک نے بیت النبیؑ پہ آ کر  
قرب آ کر سلام کر کے، ادب سے بولے یہ مسکرا کر  
کہ اہلبیتؑ رسولؑ اکرم! ہر ایک عزت تمام تم پر  
خدا نے برحق کا، آسمان سے ہوں لے کے آیا سلام تم پر

هُم فَاطِمَةٌ وَأَبُوهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوهَا

فَقَالَ جِبْرِائِيلُ يَا رَبِّ أَتَاذَنُ لِي أَنْ أَهْبِطَ  
إِلَى الْأَرْضِ لَا كُؤْنَ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ  
اللَّهُ نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَهَبَطَ الْأَمِينُ  
جِبْرِائِيلُ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
الْعَلَى الْأَعْلَى يَقْرُوكَ السَّلَامُ وَيَخْصُصُكَ  
بِالتَّحِيَّةِ وَالْإِكْرَامِ

وَيَقُولُ لَكَ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي إِنِّي مَخْلَقْتُ  
سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا أَرْضًا مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا  
مُنِيرًا وَلَا شَمْسًا مُضِيَّةً وَلَا فَلَكَامًا  
يَدُورُ وَلَا بَحْرًا يَجْرِي وَلَا فَلَكَامًا يَسْرِي  
إِلَّا لِأَجْلِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ

وَقَدْ آذِنَ لِي أَنْ أَدْخَلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَأْذِنُ  
لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَعَلَيْكَ  
السَّلَامُ يَا أَمِينَ وَحَيَّ اللَّهُ إِنَّهُ نَعَمْ قَدْ  
آذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ جِبْرِائِيلُ مَعْنَا تَحْتَ  
الْكِسَاءِ

خدا یہ فرمانارہا ہے تم سب سے نہیں یہ دونوں جہان بناتا  
ردائے خاکی زمیں کو دیتا، نہ نیلگوں آسماں بناتا  
چمکتا سورج، دمکتا مہتاب اور نہ آبِ رواں بناتا  
مجھے قسم اپنی عظمتوں کی کسی بھی شے کو کہاں بناتا

میں اب تک جو بنا چکا ہوں بنارہا ہوں جو اب بنے گا  
تمہاری خاطر یہ سب بنا ہے تمہارے صدقے میں سب کا

خدا نے دی ہے مجھے اجازت کساکے سائیں سر جھکا لوں  
اگر اجازت جناب دے دیں تو آج اس مرتبے کو پا لوں  
میں اپنی تخلیق کے گواہوں کی بزم میں زندگی بجالوں  
کساکے نسبت سے عرشِ دلوں میں خود کو میں محترم بنا لوں

ہلی اجازت چلا وہ جبریلؑ ہر کرن پر در و در پڑھ کے  
کسائیں روح الامیں آئے تو پنجتن پر در و در پڑھ کے

فَقَالَ لِابْنِ إِبْنِ اللَّهِ قَدْ أَوْحَى إِلَيْكُمْ يَقُولُ  
إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ  
أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي يَارَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي مَا  
لِجُلُوسِنَا هَذَا تَحْتَ الْكِسَاءِ مِنَ  
الْفَضْلِ عِنْدَ اللَّهِ

بتوں کہتی ہیں پھر یہ روح الامین بولے کسار میں آکر  
قسم خدا کی عظیم خالق وحی یہ کرتا ہے آپ سب  
مرا ارادہ ہے میں بنا دوں تمہیں طہارت کے دل پیکر  
تمہاری عصمت مسلمہ ہو، نجاستیں تم سے دور پھیر  
مزاج عصمت کا قرب پا کر موالی ہی متقی نہیں گے  
تمہاری دہلیز کے سوالی زمانے بھر کے ولی نہیں گے

علیؑ نے پوچھا حضور! آخر یہ نور کا انتظام کیا ہے؟  
یہ نخبینؑ کی حسین محفل، یہ دلنشیں اہتمام کیا ہے؟  
ذرا بتائیں کساکے سائے میں بیٹھنے کا مقام کیا ہے؟  
خدا کے نزدیک کیا فضیلت ہے اس کی اور احترام کیا ہے؟

رسولؐ بولے، قسم اُسی کی مجھے ہے جس نے نبیؐ بنایا  
جو یہ حدیث کسار پڑھے گا اُسی پہ ہوگا کسار کا سایہ

جہاں جہاں بھی ہمارے مومن عقیدتوں سے پڑھا کریں گے  
 خدا کے لطف و کرم کے دریا، برائے رحمت دعا کریں گے  
 ملائکہ اُن کو گھیر لیں گے، بلند تر مرتبہ کریں گے  
 مودتوں کے گلاب اُن کی عقیدتوں میں کھلا کریں گے  
 سلام، اُن کو یہ عرش والے اسی کسا کے سبب کریں گے  
 اگر موالی خطا کریں گے، فرشتے بخشش طلب کریں گے  
 سنا جو سب کچھ علیؑ یہ بولے ہمارے صدقے میں گل جہاں ہے  
 یہ بہتے دریا، یہ ہلکے گلشن، ہوا، زمین اور آسمان ہیں  
 خدائے برحق، رسولِ سائے فرشتے، مومن پہ پہاں ہیں  
 قسم ہے کعبہ رب کی سم بھی ہمارے شیعہ بھی کمران ہیں  
 کرو توجہ یہ کہنے والا، رسولِ برحق کا جانشین ہے  
 علیؑ کو اپنی اور اپنے شیعوں کی کامیابی پہ کیا یقین ہے

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَالَّذِي  
 بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِي بِالرِّسَالَةِ  
 نَجِيًّا مَّا ذَكَرْ خَبَرْنَا هَذَا فِي مَحْفَلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ  
 أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِّنْ شِيعَتِنَا وَ  
 مُحِبِّينَا الْأَوْنَزِلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ  
 بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ إِلَى أَنْ يَتَفَرَّقُوا  
 فَقَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا وَابَدَ اللَّهُ فِرْزَنَا وَفَارَ  
 شِيعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنِي رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا عَلِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي  
 بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِي بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا  
 مَّا ذَكَرْ خَبَرْنَا هَذَا فِي مَحْفَلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ أَهْلِ  
 الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِّنْ شِيعَتِنَا وَ مُحِبِّينَا

## حُسْنِ حَسَنٍ

جو دہریس اوصاف الہی کا چمن ہے  
اللہ کا بندہ ہے وہ سردارِ عدن ہے  
ہے اُس کا بدن حُسْنِ خداوند کا پیکر  
شاید اسی نسبت سے حُسن نام حُسْن ہے

## کَمَالِ فَنٍ

گر ارادہ ہو کہ اللہ کے فن کو دیکھو  
اور قرآن کے ناسوتی بدن کو دیکھو  
سب کمالات نظر آئیں گے لوگو اس میں  
آؤ آغوشِ محمد میں حُسْن کو دیکھو

وَفِيهِمْ مَّغْمُومٌ إِلَّا وَفَرَجَ اللَّهُ هَمَّهُ وَلَا  
مَغْمُومٌ إِلَّا وَكُشِفَ اللَّهُ غَمَّهُ وَلَا طَالِبُ  
حَاجَةٍ إِلَّا وَقَضَى اللَّهُ حَاجَتَهُ فَقَالَ عَلَى  
عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا وَاللَّهِ فُرْنَا وَسُيِّدْنَا وَكَذَلِكَ  
شِيعَتُنَا فَارُوا وَسُيِّدُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

## تَمَسُّکُ

سنگ باری سے اگر کوئی نبیؑ، زخمی ہو  
اُس کو پرہائے ملائک سے دوا ملتی ہے  
کوئی معذور ہو، مجروح فرشتہ شوکت  
اُس کو شبیئر کے جھولے سے شفا ملتی ہے

ع: حضرت نوح علیہ السلام مُراد ہیں حضرت نوحؑ کی تبلیغ کے ردِ عمل میں لوگ انہیں  
اس قدر تمیز مارتے تھے کہ حضرت نوحؑ اُن پتھروں میں چُھپ جاتے تھے اور رات کو  
حضرت جبرائیلؑ آکر اپنے پروں کے ذریعے سے انہیں باہر نکالتے تھے اور پروں کو  
اُن پر پھیرتے تھے اور حضرت نوحؑ تندرست ہو جاتے تھے (تاریخ اسلام صفحہ ۱۵۰)  
ع: واقعہ فطرس کی طرف اشارہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں (امالیٰ شیخ صدق مجلس  
صفحہ ۱۱۸ بحار الانوار جلد ۲۴ صفحہ ۲۵۱۔ الدمعة الساکبہ جلد ۱ صفحہ ۱۲) وغیرہ

## تَنْزِيلُ

اسلام کے وجود کا امکان ہی نہ تھا  
اس دہریس حُیئ کی تنزیل کے بغیر  
شبِیئر ہے وہ مصحفِ ناطق، جو دوستو  
زہرا کے گھر میں اُترا ہے جبریلؑ کے بغیر

## عُمُرِ دَرَّازُ

تخلیق کائنات کو دیکھا ہے بارہا،  
شبِیئر، انتہا ہے خُدا کے کمال کی  
جَب تک خُدا رہے گا، رہے گی حُسنیت  
کتنی دراز عمر ہے زہرا کے لعل کی

## قَلَم

خوشی سے میں نے خریدا یہ غم حسینؑ کا ہے  
مرے وجود کی ٹھپت پر، علم حسینؑ کا ہے  
کسی یزید کی تعریف، کس طرح لکھوں  
یہ ہاتھ میرا ہے لیکن قلم حسینؑ کا ہے

## فتحِ حُسینؑ

قبول اس لئے نیزے کی نوک کی اُس نے  
سر بُریدہ مرا، دشمنوں میں پست نہ ہو  
وہ سڑاٹھائے ہوئے قاتلوں سے کہتا ہے  
حسینؑ ہوتا ہی وہ ہے جسے شکست نہ ہو

## اَنَا

دُنیا میں جو مُحبِ شہِ مشرقین ہے  
بے چینیوں کے دور میں بھی اُس کو حسینؑ ہے  
باطل کے سامنے نہ جھکاتے جو اپنا سر  
سمجھو کہ اُس کے ذہن کا مالک حسینؑ ہے

## پندارِ ولّاء

قضا بھی کانپ جاتی ہے علیؑ کے ایک نعرے  
مُصیبت میں مُجَبّوں کے مُقدّر جیت جاتے ہیں  
تمہیں یہ ہے غلط فہمی کہ تم، ہم کو مُسادو گے  
ہمارے ہاں تو لا کھول بہتر جیت جاتے ہیں



# حَدِّ

ضرورت گزرنہ بھی تو پھر یہ ہل من کے مقاصد کیا؟  
ذرا سمجھو کہ اس ضربِ باں کی زد کہاں تک؟  
بشر، جن و ملک آئے، ہزاروں انبیاء آئے  
بتانا تھا، حُسنِ سلطنت کی حد کہاں تک؟

اَنّ اول من اجاب سيّد الشهداء في استغاثته بخطاب هل من معين وهل من ناصر وهل من مغيث رب العزة جلّ جلاله فنادى الله تعالى بندا لبنيك لتبيك حجتى على جميع خلقي فان ناصرَكَ ومعينَكَ، ثم المجيبون لدعوته واستغاثته ارواح الانبياء والاوصياء والملائكة وارواح جميع المؤمنين من هذه الامة ومن سائر الامم الماضية من الانس والجن

حضرت امام حسين عليه السلام نے، جب میدانِ کربلا میں ہل من ناصر یعنی نہ ہل من معین یعنی نہ اور ہل من مغیث یعنی نہ کا استغاثہ بلند فرمایا تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا: اے میری تمام مخلوق پر میری حجت ایسے حاضر ہوں تیری مدد و نصرت کرنے کے لئے میں تیرا ناصر و معین ہوں پھر اس کے بعد انبیاء کرام، اوصیاء تمام ملائکہ، تمام مؤمنین اور تمام انسان و جنات کی موجودہ اور گزشتہ امتوں نے (بصورتِ ارواح) امام حسینؑ کے استغاثہ کا جواب دیا۔ اسرار الشہادۃ ص ۳۶۹

# گزینا

أصول فطری پہ، یہ بے اصول روتے ہیں  
چُھن میں خاروں کی شاخوں پُھول روتے ہیں  
لگائیں اس پہ بھی فتویٰ کہاں ہیں فتویٰ فروش  
حُسنِ گود میں ہیں اور رسولؐ روتے ہیں

ام الفضل بنت الحارث سے روایت ہے کہ میں ایک دن آنحضرتؐ کی خدمت اقدس میں گئی تو میں نے امام حسین علیہ السلام کو (جو میرے پاس تھے) رسولؐ پاک کی گود میں سے دیا جس میں نے تھوڑی دیر کے بعد آنحضرتؐ کو دکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپؐ کیوں رو رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ابھی جبریلؑ میرے پاس آئے تھے اور اُس نے مجھے بتایا ہے کہ میری امت میرے اس فرزند کو غنقریب قتل کر دے گی میں نے کہا کہ اسے؟ کہا کہ ہاں، اور میرے پاس اُس جگہ کی سُرخ مٹی بھی ہے۔ (مستدرک الصحیحین جلد ۳ صفحہ ۱۷۶) یہ روایت باختلاف الفاظ روضۃ الشہداء باب ۲ صفحہ ۱۸ پر اور دیگر کتب میں بھی موجود ہے۔



## تلاش

چتر بے جس کے فیصل کا جاری کردہ کر گیا  
 پشت نبی تھی جس کی سواری کردہ کر گیا  
 نوک سناں پہ جس نے سنایا کلام حق  
 قرآن دھونڈتا ہے وہ قاری کردہ کر گیا

## نیا زحسین

ابن علی کے سجدہ والعصر کی قسم  
 توحید، روح عشق نماز حسین ہے  
 اللہ اور حسین میں رشتہ تو دیکھتے  
 یہ نذر اللہ ہے، وہ نیاز حسین ہے

## نسبت

ہاں فاطمہ کے نعل نے وہ کام کر دیا،  
 گھڑیاں کٹیں گی، دین محمد کی چین سے  
 چھپٹن برس حسین، ہے ہیں رسول سے  
 محشر تلک رسول رہیں گے حسین سے

حدیث نبوی حسین متی وانا من الحسین کی ترجمانی کی گئی ہے

حضرت امام حسین علیہ السلام کا نوک نیزہ پر سورہ کہف کی آیات تلاوت  
 فرماتے کا یہ واقعہ درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

نظم الزہراء صفحہ ۳۰، اور صفحہ ۳۱۲۔ بحار الانوار جلد ۲۵ صفحہ ۲۱۱۔ الارشاد  
 جلد ۲ صفحہ ۱۱۔ مقتل ابی مخنف صفحہ ۱۴۵۔ درک بلاچہ گذشتہ صفحہ ۵۳۲۔ اسرار الشہادۃ

## مزاجِ حُسنیتؑ

لبوں کی خُبش سے مادہ بے حسی کے پیکر کو کاٹ دینا  
خطا کے پتے کو خُربانا، نظر سے تھر کو کاٹ دینا  
حُسنیتؑ کا توجہ صدیوں سے آج تک قاعد رہا ہے  
بدن سے تیروں کو توڑ دینا، گلے سے خنجر کو کاٹ دینا

## وجہِ قرأت

کم ظرف سقیفے والوں کی ہر چال کا پیکر کھل جائے  
تاریخ کے میزوں میں شوکتِ معصوم کا منصب مل جائے  
قرآن پڑھتا تھا مولائے اس واسطے نوکِ نیزہ پر  
نانا پہ جو رکھی دشمن نے ہڈیاں کی تہمت دھل جائے

## دلیلِ حیات

ہوا ہے عشقِ خدا میں ایسا فنا، کہ پا کر بقا کی منزل  
اٹھا تو تاریخِ ہشتہ تک لایموت ٹھہرا اعلیٰ کا بیٹا  
سرِ ربیدہ سے نوکِ نیزہ پہ کبریا کا کلام پڑھ کے  
شہید کی زندگی کا پہلا ثبوت ٹھہرا اعلیٰ کا بیٹا

۱۔ ارشادِ خداوندی ہے وَلَا تَقْتُلُوا الْمَنَ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَالُ  
بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ (البقرہ: ۱۷۳) اور دوسرے مقام  
پر فرمایا: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ  
أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ (آل عمران: ۱۶۹)  
مذکورہ دونوں آیتوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں قتل ہو جانے والے شہید  
زندہ ہوتے ہیں اور سرکارِ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نے بعد از شہادت  
نوکِ سناں پر قرآن کی تلاوت فرما کر اس بیان کی دلیل فراہم کر دی۔ اس کے علاوہ  
سرِ امام حسینؑ کا رہنما کلام کرنا بھی معالی السبطین جلد ۲ صفحہ ۱۳۹ پر موجود ہے۔

## تکمیلِ زندگی

پانی، غمِ حسین میں بہنے کا ہے سبب  
کرتے ہیں لوگ آگ پہ ماتم بصدِ ادب  
نوحے کی ہر صدا پہ، ہوائیں ہیں مضطرب  
فرشِ عزا بھی خاک پہ بچھتا ہے روزِ شب  
چاروں پہ راج ہے، توشہ مشرقین کا  
درِ اُصل، زندگی پہ ہے قبضہ حسین کا

عناصرِ اربعہ آگ، ہوا، پانی، مٹی کا عزا داری حسین علیہ السلام سے تعلق بیان کیا گیا ہے  
کہ زندگی کا ہر عنصر کسی نہ کسی طور عزا داری حسین سے وابستہ ہے۔ لہذا ”زندہ“ کہلانے  
کا صحیح حقد صرف وہی ہے جو حضرت امام حسین علیہ السلام کا عزا دار ہو۔

## فِرَاتِ چشمِ

رازِ حق خدا ہے، دیتا ہے زہرِ اکالاؤلا  
بندوں سے ہر سلوک میں سالکِ حسین ہے  
تم نے تو اک فرات سے پانی نہیں دیا  
اب ہر فراتِ چشمِ کمالکِ حسین ہے

## خوفِ حق

اُس لامکاں کی ذات کا گھبرن گیا حسینؑ  
پکیریں تھارِ سون، مگر بن گیا حسینؑ  
یہ صبر و حوصلہ، یہ شہادتِ ثبوت ہے  
ہر دور کے یزید کا ڈر بن گیا حسینؑ

## رَسُولٌ اور حُسَيْنٌ

جس نے دل و نظر سے مودت قبول کی  
اُس نے بس ایک اشک میں حُبّتِ موصول کی  
دیدار جس نے کر لیا قبرِ حُسَيْن کا  
سمجھو اُسے ہوئی ہے زیارتِ رَسُول کی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: اِنَّ زائرَ الحُسَيْنِ بنِ عَلِيٍّ  
زائرِ رسولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرتے والا  
رسول پاک کا زائر ہوتا ہے (بخاری الانوار جلد ۹ صفحہ ۷۷- المستدرک جلد ۲ صفحہ ۲۰۴)  
ایک اور مقام پر فرمایا: فَاِنَّ زيارَةَ الحُسَيْنِ زيارَةَ رسولِ اللّٰهِ کہ امام حسین کی  
زیارت، رسول اللہ کی زیارت ہے (کامل الزیارات صفحہ ۱۵۰- بخاری الانوار جلد ۹  
صفحہ ۷۷- المستدرک جلد ۲ صفحہ ۲۰۴)

## شَوْقٌ

پھیلار ہا ہوں اس لئے کشکولِ بندگی  
سانسوں کو کر بلا کی حرارت کا شوق ہے  
جنت کی احتیاج نہیں ہے مجھے تو بس  
شہرِ حُسَيْن تیری زیارت کا شوق ہے

## مُلَاقَاتٌ

زوار، شہ کے، قہر الہی سے دور ہیں  
زہرا کے دل کے واسطے وجہِ سرور ہیں  
دیکھیں نہ اُن کو ہم یہ نظر کا قصوب ہے  
ثبیر، زائرین سے ملتے ضرور ہیں

## کی بار بار امامؑ

شوکت وہاں مخلوق خُدا رُو نہیں ہوتی  
نادار کی، سائل کی صفا، رُو نہیں ہوتی  
اعزاز ہے دربارِ حسینؑ ابنِ علیؑ کا  
شبیر کے رُوئے پُرِ وفا، رُو نہیں ہوتی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں  
إِجَابَةُ الدَّعَاءِ عِنْدَ قَبْرِهِ كَمَا أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ فِي صُرُوحِ أَعْدَائِهِ كَمَا أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ فِي صُرُوحِ أَعْدَائِهِ  
جاتے وہ متحاب ہوتی ہے (بحار الانوار جلد ۹۸ صفحہ ۶۹۷-۶۹۸) امالی الطوسی جلد ۲ صفحہ ۳۲۵  
الوسائل جلد ۱ صفحہ ۳۳۰

## طلبؑ

جوتھے فنار کی زوئیں بقار مانگنے لگے  
جو لا علاج تھے وہ دوا مانگنے لگے  
خونِ حسینؑ پاک کی تاثیر دیکھتے  
کرب و بلا سے لوگ شفا مانگنے لگے

حضرت صادق آل محمدؑ کا فرمان ہے: فِي طِينِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ الشِّفَاءُ مِنْ كُلِّ  
دَاءٍ وَهُوَ الدَّاءُ الْاَكْبَرُ كَمَا أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ فِي صُرُوحِ أَعْدَائِهِ كَمَا أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ فِي صُرُوحِ أَعْدَائِهِ  
میں ہر بیماری کے لئے شفا موجود ہے اور وہ (خاکِ کربلا) سب سے بڑی دوا ہے۔  
(کامل الزیارات صفحہ ۲۷۵-۲۷۶ المستدرک جلد ۲ صفحہ ۲۱۹-۲۲۰ مصباح المتبجہ صفحہ ۵۱۰،  
من لا یخضرہ الفقیہ جلد ۲ صفحہ ۶۰۰)

## حُسین کیا ہے؟

ولایتِ آلِ نبی نہیں توقیم ابتر، سجود ابتر  
علیٰ سے بے حد کی حد بنائی تو دین کی سب حدود ابتر  
والہ گز نہیں پڑھو گے، تو ہے نبی پر درود ابتر  
درود ابتر وہی پڑھے گا کہ جس کا ہو گا وجود ابتر

تمہیں کوئی حق نہیں سوچو، رسولِ اکرم کا زین کیا ہے؟  
ہماری گھٹی میں حق علیؑ ہے ہم سے پوچھو حُسین کیا ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: لَا تَصَلُّوْا عَلَی الصَّلَاةِ الْبَتْرَاءِ  
کہ مجھ پر ابتر یعنی دم بریدہ درود نہ پڑھا کرو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ابتر یعنی دم  
بریدہ درود کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تَقُولُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ کر رک  
جاتے ہو (یہ ابتر درود ہے) اَبَلْ قَوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ  
بلکہ یوں کہا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ  
حوالہ کے لئے دیکھیے الصواعق المحرقة صفحہ ۴۶۔ رشفۃ الصادی صفحہ ۲۹

حُسین فطرت کی صبح صادق حُسین عصمت کی شب سہانی  
خدا احد ہے حُسین واحد نہ اُس کا ثانی نہ اس کا ثانی  
حُسین کا جو شباب لکھوں تو ناز کرتی پھر جوانی  
حُسین کو گر حسین کہدوں تو حُسن پر ہے یہ مہربانی  
حُسین زیداں کا اک نہر ہے حُسین دین خدا کا گھر ہے  
حُسین کا یہی تعارفِ یہ علم کے در کے گھر کا در ہے  
حُسین خالق کا ناز بھی ہے اور اُس کی اک اقیل ج بھی ہے  
حُسین فطرت سے لے کے حرکتک، سبھی کے غم کا علاج بھی ہے  
حُسین کے تذکرے پہ قدغنِ یزیدیت کا مزاج بھی ہے  
یزیدیت کو، حُسین ابتر ہے جہاد کا خوف آج بھی ہے

جَبَش کا ادنیٰ غلام ہی تھا کہ خونِ عالی بنا دیا ہے  
حُسین، اسلام کو خدا نے ترا سوا لی بنا دیا ہے



حُسیں بولے تو پھر کتاب وحی کو اپنا بیاں بنا دے  
حُسیں سوچے تو اپنے گھر میں کینز زہرا کو ماں بنا دے  
حُسیں چاہے تو کر بلا میں ضعیف کو بھی حواں بنا دے  
حُسیں دیکھے جہاں جہاں بھی جہاں بھی چاہاں بنا دے

نہ وسعت ظرف ساتھ چھوٹے تو یہ بھی کائنات دیدے  
جسے محمدؐ نہ ایک بخشے، حُسیں اُس کو بھی سات دیدے

حُسیں "ح" سے حُسیں ایسا کہ شاد و نازاں ہے کبریا بھی  
حُسیں "میں" میں سروری کی یہ مصطفیٰ بھی مِرضیٰ بھی  
حُسیں "میں" میں ہے باوری کی حُسیں اسلام کی دعا بھی  
حُسیں میں ہے جو "ن" شامل، تو اس کا مطلب ہے نا خدا بھی

یہ چار حرفوں کا لفظ کیا ہے، ستون دین رسولؐ کہتے  
اسے مزاج علیؑ سمجھتے اسے خمیرِ بتولؑ کہتے

حُسیں خود کو، خدا کے ہونے کی سب سے بہتر دلیل کر دے  
حُسیں جلّ جلالہ کی جلالتوں کو جلیل کر دے  
حُسیں دوشِ نبیؐ پہ آئے، تو اُن کا بجز طویل کر دے  
حُسیں میرا سخی ہے اتنا کہ دین کو خود کفیل کر دے

حُسیں احساس کی شدت جو کربل بھریں نیک کر دے  
حُسیں جیسا ہے کون قائد کہ جو ہیئت کو ایک کر دے

حُسیں وہ ہے کہ جس کے دادا کے گھر میں دین خدا ملا ہے  
حُسیں وہ ہے کہ جس کی دادی کو اب بھی کعبہ جھکا ہوا ہے  
حُسیں وہ ہے کہ جس کے گناہ نے ہم کو دینِ خُدا دیا ہے  
حُسیں وہ ہے کہ جس کی مانی کے خرچ پر دین چل رہا ہے

حُسیں آتا ہے ایسے گھر میں جہاں طہارت کا سائبان ہو  
حُسیں ہوتا ہی وہ ہے جس کا پدر علیؑ ہو، بتولؑ ماں ہو

## سید فاطمۃ الزہراء اور حضرت عباسؑ

قیامت کے دن جب اہل محشر سخت حیران و پریشان ہوں گے تو اُس وقت رسول پاک، منصب شفاعت کے لئے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس بھیجیں گے کہ بیٹی فاطمہ سے پوچھو ما عندک من اسباب الشفاعۃ وما ادخرت لأجل هذا اليوم الذی فیہ الفرع الاکبر کہ آج کے دن اپنے محبوب، شیعوں، عزاداروں کی شفاعت کے لئے تمہارے پاس کیا ذخیرہ ہے؟ تو سیدہ معصومہ فرمائیں گی اے علیؑ! کفانا لأجل هذا المقام الیدان المقتوعتان من ابنی العباسؑ آج کے دن ان سب کی بخشش کے واسطے میرے بیٹے عباسؑ کے دو ہاتھ ہی کافی ہیں۔

(اسرار الشہادت صفحہ ۳۳۹)

## حضرت علیؑ اور حضرت عباسؑ

ایک دن حضرت علیؑ نے جناب بی بی ام البنین کو کربلا کے واقعات کی خبر دیتے ہوئے حضرت عباسؑ کے دونوں بازوؤں کے قطع ہونے کا ذکر کیا تو بی بی دھائیں مار کر رونے لگیں اور سارا گھبراتم کہہ بن گیا۔ بشرہا بمکانہ ولدھا الغریز عند اللہ جل شانہ وما ہبناہ عن ید یدہ بجناحین یطیر بہما مع الملائکۃ فی الجنة کما جعل ذلک لجعفر بن أبیطالب، امیر المؤمنینؑ نے بی بی کو تسلی دی اور بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عباسؑ کی بڑی منزلت ہے۔

## حضرت عباسؑ معصومینؑ کی نظر میں

عباسؑ نجات کی اطاعت کا نام ہے

یہ میر کاروان شجاعت کا نام ہے

ہر دور کے امام کو غازیؑ پہ ناز تھا

عباسؑ، اعتماد امامت کا نام ہے

۱۔ حضرت صادق آل محمدؑ زیارت حضرت عباسؑ علمداریوں خطاب فرماتے ہیں: المطیع لله ولرسوله ولامیر المؤمنین والحسن والحسین صلی الله علیہم وسلم۔ کہ اے اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرنے والے، امیر المؤمنین اور حسن و حسینؑ کی اطاعت کرنے والے، تجھ پر سلام ہو۔

بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۲۷، کامل زیارات صفحہ ۲۵۶

۲۔ مؤرخین لکھتے ہیں: اِنَّه کان رئیس الشجعان کہ حضرت عباسؑ دُنیا کے تمام شجاعت مان کے سردار تھے۔ ملاحظہ فرمائیں نسخ التواریخ جلد ۱ صفحہ ۲۸۹

۳۔ معصومین علیہم السلام نے حضرت عباسؑ کی بہت تعریف و توصیف کی ہے۔ اور معصوم کبھی بھی کسی کی بے جا تعریف نہیں کرتے اور نہ ہی تعریف میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں بلکہ وہ استحقاق کو مد نظر رکھتے ہیں۔



حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: اِنَّ للعباس عند الله تعالى وتبارك منزلة يغبطه بها جميع الشهداء يوم القيامة۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت عباسؓ کی وہ منزلت ہے کہ جس پر تمام شہداء قیامت کے دن رشک کریں گے (کہ کاش ہم بھی اس مقام پر فائز ہوتے) ملاحظہ فرمائیں: (الخصال باب الاثنین صفحہ ۶۸۔ البصائر والعین صفحہ ۲۷۔ امالی شیخ صدق مجلس صفحہ ۳۳۳) اسرار الشہادت صفحہ ۳۳۷

علامہ عبدالرزاق المترم اپنی کتاب العباس صفحہ ۲۳ پر لکھتے ہیں: ولفظ الجميع يشمل مثل حمزه وجعفر الشاهدين للانباء بالتبليغ واداء الرسالة کہ امام زین العابدین علیہ السلام کے فرمان دیشان میں لفظ "جميع" کی رو سے تمام شہداء کے ساتھ ساتھ حضرت حمزہؓ اور جعفر طیارؓ بھی شامل ہیں۔ وہ بھی قیامت کے دن حضرت عباسؓ کی منزلت دیکھ کر یہ آرزو کریں گے کہ کاش یہ مقام ہمیں بھی حاصل ہوتا حالانکہ یہ دونوں (حمزہؓ و جعفرؓ) قیامت کے دن انبیاء و مرسلین کی تبلیغ نبوت و رسالت کی گواہی دیں گے۔ (صحیفۃ الارباح جلد ۸ صفحہ ۸۵ روضہ کافی حدیث ۳۹۲ صفحہ ۲۶۷) اور یہ بہت بڑا مرتبہ ہے۔

## صادق آل محمد اور حضرت عباسؓ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب حرم مطہر حضرت عباسؓ میں داخل ہوئے تو یہ دعا اذن پڑھی۔ سلام الله وسلام ملائکته المقربين وانبیائه

اللہ تعالیٰ حضرت جعفر طیارؓ کی طرح میرے بیٹے عباسؓ کو بھی باوجود اول کے بدلے جنت میں دو پر عطا فرمائے گا جس سے وہ ملائکہ کے درمیان پرواز کریں گے۔ ملاحظہ فرمائیں: العباس صفحہ ۷۵

## حضرت امام حسینؓ اور حضرت عباسؓ

حضرت امام حسین علیہ السلام نے، بعد از شہادت عباسؓ، مرتبہ کے طور پر یہ شعر پڑھا۔ اُحی کنت عونى فی الامور جمیعها ابا الفضل یا من کان بالنفس باذلا اے میرے بھائی عباسؓ! تم میرے تمام معاملات اور امور میں مددگار رہے۔ اے ابو الفضل تم نے (میری معیت میں) اپنی جان اسلام پر قربان کر دی۔ اسی طرح ایک مقام پر حضرت امام حسینؓ نے مولا عباسؓ کو "افضل الشہداء" کے لقب سے یاد فرمایا۔ چنانچہ فرماتے ہیں: یا افضل الشہداء یا بن المرتضیٰ صلی علیک اللہ کل اوان۔ اے افضل الشہداء اے علی مرتضیٰ کے بیٹے، اللہ تم پر ہر وقت رحمت نازل فرمائے۔ (معالم الزلفی صفحہ ۱۲۶)

قارئین! سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کا حضرت عباسؓ کو اپنے تمام امور میں مشیر و مددگار سمجھنا اور عباسؓ کو افضل الشہداء کہنا اس امر کی دلیل ہے کہ حضرت عباسؓ علیہ السلام نہایت بلند مقام، اعلیٰ منزلت اور ارفع مرتبہ پر فائز تھے۔

## حضرت امام زین العابدینؓ اور حضرت عباسؓ

عطا فرمائی ہے۔ (الباس صفحہ ۸۳)

ایک اور مقام پر صادق آل محمد فرماتے ہیں: کان عَمَّنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ  
نَافِذُ الْبَصِيرَةِ، صُلْبُ الْإِيْمَانِ جَاهِدٌ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَأُبُلَى  
بِلَاءِ حَسَنًا وَمَضَى شَهِيدًا۔ ہمارے چچا عباسؑ نجات بصیرت اور مستحکم ایمان  
کے مالک تھے۔ انہوں نے امام حسینؑ کی معیت میں جہاد کیا اور زبردست ابتلا  
و آزمائش کو بھیلے ہوئے درجہ شہادت پر فائز ہو گئے۔

ملاحظة فرمائیں: عمدۃ الطالب صفحہ ۳۲۳۔ سر السلسلۃ العلویۃ صفحہ ۸۹۔ البصار العین صفحہ ۲۶

حضرت امام آخر الزمان عجل الله فرجه الشريف فرماتے ہیں

السلام علیٰ ابی الفضل العباس بن امیر المؤمنین الموسیٰ اخاه  
بنفسه الاخذ لخدمته من أمسه القادی له الواقی الساعی الیه  
بمائه المقطوعة یداه، لعن الله قاتله یرید بن رقاد الجهنی و  
حکیم بن طفیل الطائی۔ ابو الفضل عباس بن علیؑ پر میرا سلام ہو جنہوں نے  
(میدان کر بلا میں) اپنے بھائی پر جان قربان کر دی اور (اہلبیت اطہار کے لئے) پانی  
کی طلب میں اپنے ہاتھ کٹوا دیئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے قاتلوں یرید بن رقاد و جهنی اور  
حکیم بن طفیل الطائی پر لعنت کرے۔ (بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۲۰۰ الاقبال صفحہ ۴۴)

المرسلین وعبادہ الصالحین وجميع الشهداء والصدیقین،  
الزاکات الطیبات فیما تقتدی وتروح علیک یا بن امیر المومنین  
اے امیر المومنین کے بیٹے عباسؓ! تجھ پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ مقربین، انبیاء و مرسلین  
عباد صالحین اور تمام شہداء و صدیقین کے پاک و پاکیزہ سلام ہوں۔

(بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۲۷۷۔ کمال الزمیرات صفحہ ۲۵۶)

علامہ عبد الرزاق المقرم الموسوی فرماتے ہیں: فكل هؤلاء يتقربون الى الله تعالى بالدعاء له واستنزال الرحمة منه كما تمام ملائكة، انبياء و مرسلين، صلح بنده، تمام شہداء اور صدیقین، حضرت عباسؓ پر دعا کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقرب چاہتے ہیں اور نزول رحمت کی خواہش کرتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے: العباس صفحہ ۱۱۶

اسی طرح صادق آل محمدؑ نے زیارت میں حضرت عباسؑ کو یوں مخاطب فرمایا:  
 السلام عليك ايها العبد الصالح اے عبد صالح تم پر خدا کی طرف سے  
 سلامتی ہو۔ (بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۲۷۷)

علامہ عبدالرزاق المقرم الموسوی رقم طراز ہیں: العبد الصالح وہ صفت ہے  
التي اضافها الله تعالى الى انبيائه ومبلى شرعيته وامناؤه  
على وحيه کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء و مرسلین اور اپنی وحی کے امین  
مخصوصین علیہم السلام کی توصیف کی ہے۔ منحہ بها الامام الصادق  
علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہی صفت حضرت عباس کو

## نام عباسؑ

اُسے مثل علیؑ و مصطفیٰؐ احساس کہتے ہیں  
 اُسی کو غیرتِ کرار کا عکاس کہتے ہیں  
 جو تشنہ ہو کے دریا پھین لے تہنہ پٹ آئے  
 وفاداروں کی دُنیا میں اُسے عباسؑ کہتے ہیں

## دُعائے فاطمہؑ

جلالِ مرتضیٰؑ کا ہو ہو عکاس بننے کو  
 علمدارِ وفا اور نچتینؑ کی آس بننے کو  
 علیؑ کا ہی پسہ ہونا فقط کافی نہیں شوکت  
 ضروری ہے دُعائے فاطمہؑ عباسؑ بننے کو

تم چلے گئے تو میرا شکر بکھر جائے گا۔

علامہ نجم الحسن کرار دئی لکھتے ہیں: کہ امام حسینؑ کا تفرقِ عسکری فرمانا واضح کرتا ہے  
 کہ امام حسینؑ تنہا حضرت عباسؑ کو لشکر کے برابر سمجھتے تھے۔ اس سے ظاہر ہے  
 کہ امام حسینؑ کو حضرت عباسؑ پر کس درجہ اطمینان، اعتماد اور بھروسہ تھا۔  
 (ذکر العباسؑ صفحہ ۹۶)

## تَاثِیْرِ عِلْمِ

حُسن و کمال دیتا ہے، عِبّاسؑ کا علم  
 غم سے نکال دیتا ہے، عِبّاسؑ کا علم  
 مُشکل کشا کی بات تو شوکتِ بڑی ہے بات  
 اپنی تو مال دیتا ہے عِبّاسؑ کا علم

## پَنْجَرِ عِلْمِ

عِبّاسؑ تاجدارِ وفا رہیں بند ہیں  
 ایسے خدا پسند، خودی کو پسند نہیں  
 بچے علم پہ نصب ہیں دُنیا یہ دیکھ لے  
 غازی کے ہاتھ کٹ کے بھی کتنے بلند ہیں

## اِلْتِحَامِ

جس گھر میں بھی شبیرؑ کی مجلس ہو فرشتو!  
 غم کوئی نہ ہوا اُس میں وہ راحت گانگرو  
 آسودگی، سکھ، چین، کرم بانٹ دو جا کر  
 عِبّاسؑ کے پرچم کے تلے جس کا بھی گھر ہو

## فِطْرَتِ

حالات سے تھک جاتے ہیں جب حق صلی اپنے  
 تسکین کا احساس نکل جاتا ہے منہ سے  
 جب لفظِ "ف" کہنے کا کرتا ہوں ارادہ  
 بے ساختہ "عِبّاسؑ" نکل جاتا ہے منہ سے

## عَرِضًا

اضطرابِ قلب جو بھی ہے وہی لکھا کرو  
چشم کے ایوان کی حالت سبھی لکھا کرو  
اپنا کیا لکھنا کہ وہ کس بات سے ہیں بے خبر؟  
آپ کیسے ہیں؟ کب آئیں گے؟ یہی لکھا کرو

## قِيَامَتٌ

پردہ رُخِ اَنُور سے ہٹانا بھی قیامت  
دیوانوں کو جلوہ نہ دکھانا بھی قیامت  
کیا آمدِ مہرِی کا بیاں کیجئے شوکت  
آنا بھی قیامت ہے، نہ آنا بھی قیامت

## انتظار

کب، کہاں، کس کی دعاؤں کے سبب آؤ گے  
کس گھڑی اے میری امید رت آؤ گے  
کچھ تو بینائی بڑھے چشمِ تمت کی حضور!  
یہ بتانے ہی چلے آؤ کہ کب آؤ گے؟

## اِسْتِغَاثَہ

خالق! مجھے تو اپنے ولی کا شعور دے  
بے نور ہونے والی نگاہوں کو نور دے  
یارب! ہنسے ظلم و جور سے دنیا بھری ہوئی  
اب فاطمہ کے لعل کو اذنِ ظہور دے

دُعائے معرفت میں اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ کی طرف اشارہ ہے کہ اے اللہ  
مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما۔

## انکارِ امامت

مہدی دیں کی غیبتِ کبریٰ کے منکرو!  
اپنے شدید جرم پہ اصرار مت کرو  
یا تو یہ بات مان لو، مومن نہیں ہو تم  
یا پھر بقیۃ اللہ کا انکار مت کرو

## حیاتِ دائمی

کچھ لوگ سمجھتے ہیں، ستم کر کے جنیں گے  
کچھ سوچ رہے ہیں کہ یہ اب ڈر کے جنیں گے  
ہم اکبر و عباسؑ کے جُدار ہیں شوکت  
اپنا یہ عقیدہ ہے کہ ہم مر کے جنیں گے

## تمنا

ہم عزادار شہادت کے تمنا کرتے ہیں  
ہم نے مولا کی زیارت کا مزہ لینا ہے  
یہ وسیلہ ہے ملاقاتِ علیؑ کا شوکت  
ورنہ اس موت نے دیوانوں سے کیا لینا ہے

بَقِيَّةُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (سورۃ ہود آیت ۸۶)

ترجمہ: بقیۃ اللہ تمہارے واسطے بہتر ہے اگر تم سچے مومن ہو۔ اور تقاضا طلبیت میں ہے  
کہ بقیۃ اللہ سے مراد حضرت امام زمانہ علیہ السلام ہیں۔ (تفسیر فرات صفحہ ۶۳۔  
بخارا لا نور جلد ۲ صفحہ ۳۷۳۔ اثبات الہدایۃ جلد ۱ صفحہ ۳۶۴۔ الزام انصاب جلد ۱ صفحہ ۱۸۱)

## وعند المقاسمة۔

اے حارث میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم مجھے موت کے وقت (میری زیارت کر کے) پہچان لو گے (اسی طرح) پُل صراط پر، حوض کوثر پر اور جنت و جہنم کی تقسیم کے وقت بھی پہچان لو گے۔ بحار الانوار جلد ۶، صفحہ ۱۷۹۔ درر الاخبار باب ۷، صفحہ ۲۱۵۔

امالی شیخ مفید صفحہ ۶۔ المختصر صفحہ ۳۰۔

قارئین محترم! یہ روایت ارشاد القلوب جلد ۲، صفحہ ۲۷۷۔ بشارۃ المصطفیٰ، اور مدینۃ المعاصر صفحہ ۸۶ میں بھی مرقوم ہے اور ان کتب میں ولیعفی ولیی وعدوی فی مواطن شتی کے الفاظ بھی مرقوم ہیں کہ مولا فرماتے ہیں: میرا ہر دوست و دشمن مجھے (مذکورہ بالا مقامات پر) پہچان لے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ایک طویل حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں۔

یا عقبۃ لن تموت نفس مؤمنۃ ابدًا حتی تراهما

اے عقبہ! کوئی مومن اُس وقت تک ہرگز نہیں مرنے کا جب تک ان دونوں

کی زیارت نہ کر لے عقبہ نے پوچھا مولا! کن دونوں کی زیارت؟ فرمایا ذالک

رسول اللہ وعلیؑ، کہ جب تک آں حضرت اور حضرت علیؑ کی زیارت نہ

کر لے۔ المحاسن صفحہ ۱۷۶۔ مدینۃ المعاصر صفحہ ۱۸۴۔ تفسیر البرہان جلد ۲، صفحہ ۱۸۹

تفسیر نمونہ مترجم اردو جلد ۸ صفحہ ۲۷۲۔ درر الاخبار باب ۷، صفحہ ۲۰۸۔

اور اسی حدیث میں آگے فرمایا: فیجلس رسول اللہ عند رأسہ

وعلی عند رجلہ فیکب علیہ رسول اللہ فیقول یا ولی اللہ

## عالم نزع

زمانے کے بدلنے کا اُسے احساس کیا ہوگا

نئے عالم میں ڈھلنے کا اُسے احساس کیا ہوگا

سرمائے دیکھ لے گا جو نزع کے وقت حید کو

بھلا روح کے نکلنے کا اُسے احساس کیا ہوگا

ع: ایک طویل حدیث میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

وَمَا وَلِيكَ فَإِنَّهُ يَرَاكَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَتَكُونُ لَهُ شَفِيعًا وَمُبَشِّرًا وَرَقْرَقَةً عَيْنٍ۔

اور (اے علیؑ) تمہارا چاہنے والا موت کے وقت تمہاری زیارت کرے گا پس تم اُسکی

(ملک الموت سے) سفارش کرو گے اور اُسے (جنت کی) بشارت دو گے اور اُس کی

آنکھوں کی ٹھنڈک بنو گے۔

تفسیر فرات صفحہ ۳۲۔ بحار الانوار جلد ۶، صفحہ ۱۹۶۔ درر الاخبار باب ۷، صفحہ ۲۰۵۔

حضرت امیر المومنین علیؑ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

أُبَشِّرُكَ يَا حَارِثُ لَتَتَرَفَّنِي عِنْدَ الْمَمَاتِ وَعِنْدَ الصَّرَاطِ وَعِنْدَ الْخَوْرِ



# دِیْدَارِ عَلِیؑ

تشریف علیؑ لاتے ہیں ہومن کی حد میں  
کیا اور کھبلا چاہیے، حُبِ دَارِ عَلِیؑ کو؟  
جینے کا مزہ آتا ہی اُس وقت یہ شکوت  
جب موت پہ مَر جاتے ہیں دِیْدَارِ عَلِیؑ کو

آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

یا علیؑ انَّ محبتک یفرحون فی ثلاثۃ مواطن، عند خروج  
أنفسهم وانت هناك تشهدهم وعند المسألة فی القبور  
وأنت هناك تلقنهم وعند العرض علی اللہ وانت هناك  
تعرفهم؛ اے علیؑ تجھ سے محبت کرنے والے تین مقامات پر خوش ہوں گے۔  
(سب سے پہلے) اُس وقت جب اُن کی رُوح جسم سے پرواز کرے گی اور تم  
وہاں موجود ہو گے (اس کے بعد) قبروں میں سوال و جواب کے وقت (خوش ہوں گے)  
اور تم اُن کو (جوابات) تلقین کرو گے۔ اور (پھر قیامت کے دن خوش ہوں گے)  
جب بارگاہِ ربوبیت میں حاضر ہوں گے اور تم اُن کا تعارف کراؤ گے (کہ یہ

أبشراً نارسل اللہ فی خیر لك مما تترك من الدنیا، ثم ینھض  
رسول اللہ فیقوم علیہ علیؑ حتی یكبت علیہ فیقول یا  
ولی اللہ أبشراً علی بن ابی طالب الذی كنت تحبہ أماً لأنفك  
پس آنحضرتؐ مرنے والے کے سرمانے بیٹھ جاتے ہیں اور حضرت علیؑ  
پاؤں کی جانب بیٹھ جاتے ہیں اور آنحضرتؐ فرماتے ہیں اے اللہ کے دوست  
تجھے بشارت ہو میں اللہ کا رسول ہوں اور تیرے اُس مالِ اولاد سے بدرجہا  
بہتر ہوں جو تو اس فانی دنیا میں چھوڑ رہا ہے۔ پھر آپؐ کھڑے ہو جاتے ہیں اور  
امیر المومنینؑ تشریف لاتے ہیں اور مرنے والے مومن پر جھک کر فرماتے ہیں۔

اے اللہ کے دوست (مجھے پہچان) میں وہ علیؑ بن ابیطالبؑ ہوں جس سے تو  
محبت کرتا رہا ہے اور آج میں تجھے (اُس محبت) کا نفع پہنچانے آیا ہوں۔

المحاسن صفحہ ۶، التفسیر البرہان جلد ۲ صفحہ ۸۹، التفسیر نمونہ اردو جلد ۸ صفحہ ۲۶۲۔  
فروع کافی جلد ۱ صفحہ ۶۵۔ بحار الانوار جلد ۶ صفحہ ۱۸۵۔ مدینۃ المعاجز صفحہ ۱۸۲۔

قارئین کرام! اسی طرح ہر مومن کے پاس مرتے وقت تمام معصومین  
علیہم السلام کا تشریف لانا بھی درج ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر فرات صفحہ ۲۰۹، ۲۱۰۔ درر الانجارب باب ۷ صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶۔



## لَذَّةِ دِلَا

قبرِ مومن میں سجا ہوگا دِلار کا گلشن  
گل، ولایت کے کھلیں گے تو مزہ آئے گا  
ہم بھی مومن ہیں، فرشتے بھی موالی شوکت  
یا علیؑ کہہ کے ملیں گے تو مزہ آئے گا

تمام فرشتے بھی موالی ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں: وَمَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَتَقَرَّبَ كُلُّ يَوْمٍ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِوَلَايَتِنَا أَهْلِ الْبَيْتِ وَلِيَسْتَغْفَرَ لِمَحَبَّتِنَا وَيَلْعَنَ أَعْدَانَنَا. کہ تمام فرشتے ہر روز ہماری ولایت کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرتے ہیں اور ہم سے محبت کرنے والوں کے لئے اللہ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور ہمارے دشمنوں پر لعنت کرتے ہیں۔

(بخارالانوار جلد ۲۶، صفحہ ۳۳۹)

مجھ سے محبت کرنے والے ہیں) بخارالانوار جلد ۲۶، صفحہ ۲۰۰

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں۔

ایک طویل حدیث میں فاذا ادخل قبره وجد جماعة هناك  
پھر جب (کسی بندہ مومن و محب کو) قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو وہاں (قبر میں)  
مومن، ہم سب معصومین علیہم السلام کی جماعت کو دیکھتا ہے۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ تفسیر الامام العسکریؑ صفحہ ۲۱۳۔

تأویل الآيات صفحہ ۲۲۔ بخارالانوار جلد ۲۶، صفحہ ۱۶۵، المختصر صفحہ ۲۱ وغیرہ

## اِحْتِرَامُ

علیؑ والو ذرا جلدی کرو پُل سے گزریں  
عدو کے واسطے میں کچھ زیادہ زرد ہو جاؤں  
تمہارے دل کے اندر ہے علیؑ پیار کی ٹھنڈک  
کہیں ایسا نہ ہو میں احتراماً سر دہو جاؤں

۔۔: ایک حدیث نبویؐ کی ترجمانی کی گئی ہے۔

جناب رسالت مآب فرماتے ہیں۔

اِذَا مَرَّ الْمُؤْمِنُ عَلَى الصِّرَاطِ فَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
طَفَفَتْ لَهُبُ النِّيرانِ وَيَقُولُ: جُزِيَئًا مُؤْمِنٌ فَإِنَّ نَوْرَكَ قَدْ  
أُطْفِئَ لَهُبِي۔

کہ جب کوئی مومن پل صراط سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا ہو گا تو جہنم  
کے شعلے بجھ جائیں گے اور آواز آئے گی اے مومن (ذرا جلدی سے) گزرجا  
کہ تیرے (دل میں موجود) ولایت علیؑ کے نور نے میرے شعلے بجھا دیے ہیں  
بخار الانوار جلد ۸۹ صفحہ ۲۵۸۔ جامع الاخبار فصل ۲۲

## جَوَازُ

نماز روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد میں سب کے سب ہی واجب  
مگر قیامت کے روز لوگو، ولایت کا رتبہ فراز ہوگا  
صراط سے پُر سکون ہو کر گزر سکے گا فقط وہ بندہ  
کہ جس کے ہاتھوں میں حشر کے دن علیؑ کا لکھا جواز ہوگا

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول پاکؐ سے سنا ہے۔ وہ  
فرماتے تھے: لَا يَجُوزُ أَحَدُ الصِّرَاطِ إِلَّا مِنْ كِتَابِ لِي عَلِيِّ الْجَوَازِ كَيْ يَطْلُ  
صِرَاطَ سَعْدٍ وَصِرَاطَ وَهْبٍ وَصِرَاطَ وَهْبٍ وَصِرَاطَ وَهْبٍ وَصِرَاطَ وَهْبٍ  
(امان نامہ) لکھ کر دیں گے۔ ملاحظہ فرمائیں:

الصواعق المحرقة باب ۹ فصل ۲۶ ص ۱۲۶ مناقب مرتضوی باب ۱ ص ۱۹۳۔

## وَجَدَ سَيِّكُونُ

تم کس کے ساتھ اٹھو گے، محشر کی بھٹی میں  
ڈھونڈو وسیلہ کوئی تو آرام و چین کا  
ہم لوگ پریقین ہیں، بخشش کے واسطے  
ہوگا ہمیں نصیب، سہارا حسیں کا

## ثمرۃ ولار

کہتے ہیں اک لگے گی عدالت جزا کے دن  
جو بے ولار ہیں، خوف کے مارے علیل ہیں  
شوکت ہمیں عدالت یزداں کی فکر کیا  
اہل عزار کے واسطے چوڑہ کیل ہیں

## وقارِ مومن

جس کو بھی اہل بیت محمد سے پیار ہے  
اللہ کی نظر میں بڑا باور ہے  
پہنچیں گے جب تو غلہ سے آئے گی یہ صدا  
آجا بہت دنوں سے ترا انتظار ہے

## مقامِ عزادار

درجہ کا ہو کیوں شاہ کے جُداروں کو  
طمع جنت بھی نہیں حق کے پرستاروں کو  
فاطمہؑ ہاتھ اٹھا کر جو دعا دیتی ہیں  
اور کیا چاہیے مولا کے عزاداروں کو

## وَجَرِ سِکُونُ

تم کس کے ساتھ اُٹھو گے، محشر کی بھڑ میں  
ڈھونڈو وسیلہ کوئی تو آرام و چین کا  
ہم لوگ پُر یقین ہیں، بخشش کے واسطے  
ہوگا ہمیں نصیب، سہارا حسیں کا

## ثمرۃ ولار

کہتے ہیں اک لگے گی عدالت جزا کے دن  
جو بے ولار ہیں، خوف کے مارے علیل ہیں  
شوکت ہمیں عدالتِ یزداں کی فکر کیا  
اہل عزار کے واسطے چوڑا کیل ہیں

## وقارِ مومن

جس کو بھی اہل بیت محمد سے پیار ہے  
اللہ کی نظر میں بڑا با وقار ہے  
پہنچیں گے جب تو خلد سے آئے گی یہ صدا  
آجا بہت دنوں سے ترا انتظار ہے

## مقامِ عزادار

ڈرہنم کا ہو کیوں شاہ کے جُداؤں کو  
طمعِ جنت بھی نہیں حق کے پرستاروں کو  
فاطمہؑ ہاتھ اٹھا کر جو دعا دیتی ہیں  
اور کیا چاہتے مولا کے عزاداروں کو

## ترجمہ

زید الشحام سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس اہل کوفہ کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں جعفر بن عقیان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اُسے اپنے قریب بلایا اور فرمایا اے جعفر! اُس نے عرض کیا: مولّا خدا مجھے آپ پر قربان کرے میں حاضر ہوں۔ مولّا نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ تو امام حسین علیہ السلام (کے مصائب) میں شہر کہتا ہے اور عمدہ شعر کہتا ہے۔ اُس نے کہا جی ہاں مولّا خدا مجھے آپ فدا کرے فرمایا تو پھر سناؤ پس اس نے کچھ اشعار پڑھے تو مولّا نے گریہ فرمایا اور جو لوگ مولّا کے گرد بیٹھے تھے انہوں نے بھی گریہ کیا (مولّا اتنے رونے لگا کہ آپ کے چہرہ مبارک اور ریش مبارک پر آنسو جاری ہوئے۔ پھر فرمایا اے جعفر! خدا کی قسم خدا کے مقرب فرشتے (اس مجلس میں) حاضر ہوئے ہیں اور انہوں نے بھی امام حسینؑ کے متعلق تیرے یہ اشعار سنے ہیں اور انہوں نے گریہ کیا ہے جس طرح ہم نے گریہ کیا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ گریہ کیا۔

اور بے شک خدا نے اسی وقت جنت تیرے لئے واجب کر دی ہے اور تجھے بخش دیا ہے پھر فرمایا اے جعفر! کیا میں تجھے اور بات بتاؤں اُس نے عرض کیا جی ہاں مولّا فرمایا جو شخص بھی امام حسینؑ کے (مصائب کے) متعلق شعر کہے اور خود رونے اور دوسروں کو رولائے تو خدا اُس پر جنت واجب کر دے گا اور اُس کے گناہ بخش دے گا۔

عن زید الشحام قال: كنا عند أبي عبد الله (ع) ونحن جماعة من الكوفيين فدخل جعفر بن عقیان علی أبي عبد الله علیه السلام فقرّب به وأدناه ثم قال: يا جعفر قال: بليک! اجعلنی الله فداک، قال: بلغنی أنّک تقول الشعر فی الحسين وتجدید فقال له: نعم جعلنی الله فداک، قال: قل! فأنشده صلی الله علیه فبکی ومن حوله حتّی صارت الدموع علی وجهه ولجّته، ثم قال يا جعفر والله لقد شهدت ملائكة الله المقربون ههنا یسمعون قولک فی الحسين علیه السلام ولقد بکوا کما بکینا واكثر، ولقد أوجب الله تعالیٰ لک يا جعفر فی ساعتک الجنة بأسرها، وغفر الله لک۔

فقال يا جعفر ألا أریدک؟ قال نعم یا سیّدی قال: ما من أحد قال فی الحسين (ع) شعراً فبکی وأبکی به الا أوجب الله له الجنة وغفر له۔

## غُرْبَت

تیارِ نِخ کہہ رہی ہے محسوس کے چاند میں  
سیدانیوں کے بخت اچانک الٹ گئے  
اتنی عنبرِ یب ہو گئی زہرا کی لاڈلی  
زینب کچے اک لباس میں دو سال کٹ گئے

## انتہائے ستم

دیکھا علی کے لعل کا لاشہ جو ریت پر  
بنتِ علی، حُیئن کو روئی تمام عمر  
نہ جانے ایک شام غریباں میں کیا ہوا  
زینب کمر کے بل نہیں سوئی تمام عمر

## بے کسی

جب کسی گھر میں کوئی مر جائے  
دنیا غمِ بانٹنے کو جاتی ہے  
ہائے کتنی عنبرِ یب ہے زہرا  
پرسہ لینے بھی چل کے آتی ہے

## آنسو

معلوم نہیں آپ کو کیا بنتے ہیں آنسو  
دائیں کی ملکہ کی رضا بنتے ہیں آنسو  
زہرا انہیں لے جاتی ہیں دامن میں ہلکے  
شبیر کے زخموں کی دوا بنتے ہیں آنسو

## حقِ گریہ

غمِ حسینؑ میں سجاؤ اس قدر روتے  
جگر کا خون کبھی آنکھ سے جُدا نہ ہوا  
امامؑ، باپ کے غم میں یہ روکے کہتے تھے  
جو حق تھا آپ کو رونے کا وہ ادا نہ ہوا

## احساسِ غم

یہ ننھی جان بھی حق کی اساس لگتی ہے  
یہ کم سننی بھی شہادت شناس لگتی ہے  
عجیب تشنہ دہن ہے رباب کا صغرا  
جہاں بھی نام لوں اُس کا تو پیاس لگتی ہے

## شدتِ کرب

وقت سجاؤ نے کیسے وہ گدارا ہوگا  
نام زنیب کا جو لوگوں نے پکارا ہوگا  
نوکِ نیرہ پہ بہانے لگے آنسو موٹا  
پھر سکینہ کو کسی شخص نے مارا ہوگا

## معراجِ صبر

ہائے شبیرؑ کی بیٹی کا مقدس شوکت  
راحتیں کم ہیں مگر ذہن میں ڈر زیادہ ہے  
مکہ و کرب و بلا، کوفہ و شام و زنداں  
زندگی کم ہے سکینہ کا سفر زیادہ ہے



## تَبَسُّم

کمرِ بلا میں ہم نے دیکھا ہے عجب اک واقعہ  
جس کے ہونٹوں پر سنہری تھی وہ رُلاتا رہ گیا  
رن میں تیرا انداز تو منہ پھیر کر روتے رہے  
تیرے کھانے والا رن میں ہُکراتا رہ گیا

## زورِ عِزّا

کانٹوں کی رُکاوٹ سے گلی بھی نہیں رکتی  
صیّاد سے پھولوں کی خوشی بھی نہیں رکتی  
کیا رو کو گے تم ذکرِ حُسینِ ابنِ علیؑ کو  
تم سے تو اک اصغرؑ کی سنہری بھی نہیں رکتی

## اِسْتِقَامَت

نازاں ہوتی توجید بھی اِس نُصرتِ دیں پر  
معصوم علیؑ، دشت میں کیا کرنے چلا ہے  
پاؤں پہ کھڑا ہو نہیں سکتا مگر اصغرؑ  
اِسلام کو پاؤں پہ کھڑا کرنے چلا ہے

## خونِ بے شیر

اک بار پڑھ کے دیکھ لے تاریخِ کربلا  
چھ ماہ کے صغیر نے کیا کام کر دیا  
جتنا دیا ہے خون، محمدؐ کے دین کو  
اصغرؑ نے ماں کا دودھ بھی اُتنا نہیں پیا

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں  
اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی علی بن ابی طالب علیہا السلام کو اتنے فضائل کا مالک  
بنایا ہے کہ جن کی تعداد کو خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

جو شخص فضائل علیؑ میں سے ایک فضیلت اس طرح ذکر کرے کہ اس فضیلت کا  
اقرار بھی کرتا ہو تو اللہ اُس کے گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کر دے گا۔ اگرچہ  
اس کے گناہ تمام انسان و جنات کے گناہوں جتنے کیوں نہ ہوں۔  
اور جو شخص فضائل علیؑ میں سے ایک فضیلت بھی تحریر کرے تو جب تک اُس تحریر کے  
نشان موجود ہیں گے اُس وقت تک تمام فرشتے اُس کے لئے بخشش طلب کرتے رہیں گے  
اور جو شخص فضائل علیؑ میں سے ایک فضیلت بھی (کسی ذاکر یا عالم سے) سُن لے تو  
اللہ تعالیٰ اُس کو وہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے جو اُس نے کانوں سے کئے ہوئے ہیں۔  
اور جو شخص فضائل علیؑ میں سے ایک فضیلت (کسی کتاب میں لکھی ہوئی) دیکھ لے  
تو اللہ تعالیٰ اُس کے وہ گناہ معاف کر دیتا ہے جو اُس نے آنکھ سے کئے ہوئے ہیں  
پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: علیؑ کو دیکھنا عبادت ہے اور اُس کا ذکر بھی عبادت ہے۔  
اور یاد رکھو کسی شخص کا ایمان اُس وقت تک قبول نہیں کیا جائے گا جب تک وہ  
علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کر لے۔ اور علیؑ کے دشمنوں سے اظہارِ برأت نہ کرے۔  
امالی شیخ صدوق صفحہ ۱۹ بحار الانوار جلد ۳۸ صفحہ ۱۹۶ اکشف الغمہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ فرامہ السبطین  
جلد ۱ صفحہ ۱۹ کفایت الطالب صفحہ ۲۵۲ مناقب الخواری صفحہ ۲۔

## ماخذ و مصادر

### کُتب شیعہ

#### الاقبال

ابصار العین

اثبات الہدایۃ

احتجاج طبرسی

اتحاق الحق

ارشاد شیخ مفید

ارشاد القلوب

اسرار الشہادۃ

الزام الناصب

امالی شیخ صدوق

امالی شیخ طوسی

الانوار النعمانیہ

بحار الانوار

بشارۃ المصطفیٰ

تأویل الآیات

تظلم الزہراء

تفسیر الامام العسکری

تفسیر البرہان

تفسیر فرات

تفسیر مجمع البیان

تفسیر نمونہ

جامع الاخبار

الجواہراتینہ

جل المتین

الحکم الزاہرۃ

الخروج والخراج

الخصال

درر الاخبار

در کر بلاچہ گزشتہ؟

الدمعۃ الساکبہ

ذکر القباہ

رجال کشی

روضہ کافی

روضۃ الواعظین

سلسلۃ العلویۃ

صحیفۃ الابرار

الطرائف

القباس

عمدۃ الطالب

العمدۃ

علل الشرائع

فرقۃ الغری

فروع کافی

القطرۃ من بحار مناقب النبی العترۃ

کامل الزیارات

کشف الغمہ

مآۃ منقبۃ

المحاسن

المختصر

مدنیۃ المعاصر

مصباح المتبحر

معانی الاخبار

معالی السبطین

معالم الزلفی

مناقب آل ابیطالب

من لا یحضرہ الفقیہ

الوسائل

کتاب المسند	تفسیر تفسی	کفایۃ الطالب
اسباب النزول	الجامع الصغیر	کنز العمال
اسد الغابہ	حلیۃ الاولیاء	لسان المیران
الاستیعاب	ذخائر العقبی	مجمع الزوائد
البدایہ والنہایہ	رشقۃ الصادی	مسند احمد بن حنبل
تاریخ بغداد	روقتہ الشہداء	مستدرک الصحیحین
تاریخ الخلفاء	الریاض النضرہ	مطالب السوؤل
تذکرۃ الخواص	یسرۃ حلیہ	معارض النبوة
ترندی شریف	السیرۃ النبویہ	المعجم الصغیر
تفسیر ابن کثیر	شرح ہج البلاغہ ابن ابی الحدید	مقتل ابی مخنف
تفسیر البیضاوی	شواہد التنزیل	مناقب للمغازلی
تفسیر الخازن	شواہد النبوة	مناقب للخوارزمی
تفسیر الدر المنثور	الصواعق المحرقة	مناقب مرتضوی
تفسیر روح المعانی	عقد القرید	میزان الاعتدال
تفسیر طبری	الفتح الکبیر	نزهۃ المجالس
تفسیر قرطبی	فرآند السطین	نور الأبصار
تفسیر الکبیر	الفصول المهمہ	الوفاء بأحوال المصطفیٰ
تفسیر الکشاف	فیض القدر	ینایع المودۃ

# سرگوشی جبریل علیہ السلام



شوکت رضا شوکت

تھی پچا در تہیث میں سرگوشی جبریلؑ  
 اب دیکھئے تشریہ میں سرگوشی جبریلؑ  
 ہے سلسلہ آیات کا قرآن میں سلسلہ  
 احکام کی زنجیر میں سرگوشی جبریلؑ  
 رہا و نبی حیدر و سنین کسا میں  
 تہیث کی تصویر میں سرگوشی جبریلؑ  
 اب واقعہ اہل کسا ایک دُعا ہے  
 تطہیر کی توقیر میں سرگوشی جبریلؑ  
 دیکھی جو نبی اور فقط آل نبیؑ نے  
 اُس حُسن کی تصویر میں سرگوشی جبریلؑ  
 ہیں وحی الہی میں نہاں سائے فضائل  
 شوکت تیری تقریر میں سرگوشی جبریلؑ  
 محشر کا قلم حُب علیؑ کی ہے اُمت  
 قرآن کی تفسیر میں سرگوشی جبریلؑ  
 محشر لکھنوی

jabir.abbas@yahoo.com

سرگوشی جبریلؑ بشر میں نہیں سکتا  
 جب تک اُسے نبوت محمدؐ نہ دُعا دے  
 یہ فاطمہ زہراؑ کی ہی مرضی پر ہے پہلوں  
 فضلہ کو سنا دے کبھی شوکت کو سنا دے  
 مشمت رضا بر سلاول

سر شہید عرفان ہے سرگوشی جبریلؑ  
 سر سائے ایمان ہے سرگوشی جبریلؑ  
 اُترا دل شوکت پر جو اشعار کی صورت  
 بدحت کا وہ قرآن ہے سرگوشی جبریلؑ  
 مرقوم ہیں اوحی کے مغانیم جو اس میں  
 اس واسطے عنوان ہے سرگوشی جبریلؑ  
 جبریلؑ پر جو فیض کیا فیض رساں نے  
 اُس فیض کا فیضان ہے سرگوشی جبریلؑ  
 حسان ہو یا دُعا و شوکت ہو کہ شوکت  
 ہر ایک کی پہچان ہے سرگوشی جبریلؑ